۱۴ معجزے

مع اضافہ جات

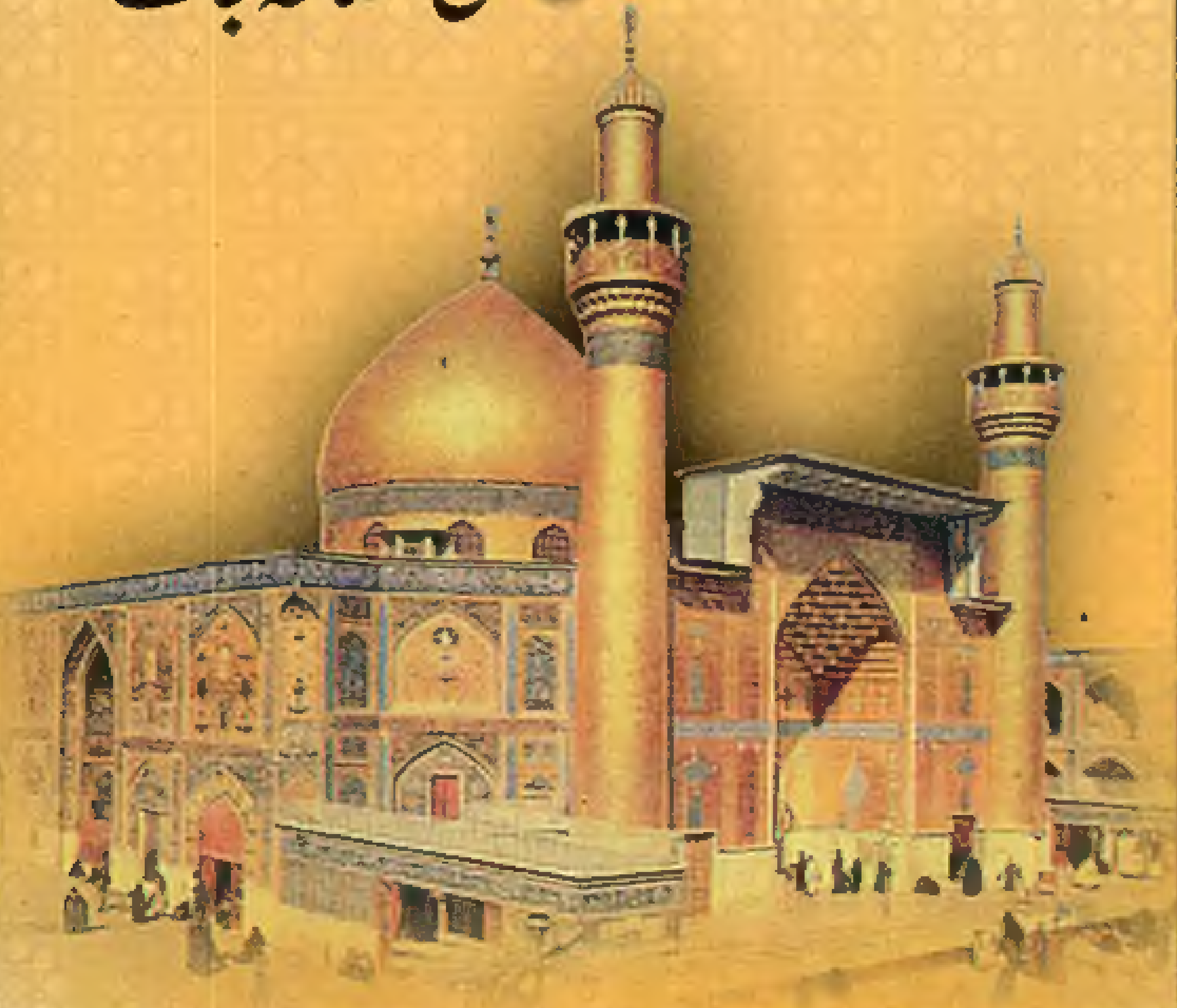

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب "۱۴ معجزے" کاپی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء،
گورنمنٹ آف پاکستان کے تحت رجسٹرڈ ہے
لہٰذا اس کتاب کے کسی حصے کی طباعت و اشاعت، انداز
تحریر و ترتیب و طریقے، جزو یا کل کسی سائز میں نقل کر کے
بلا تحریری اجازت حاصل و ناشر غیر قانونی ہوگی۔

نام کتاب	:	۱۴ معجزے
تاریخ اشاعت	:	بار اوّل، دسمبر ۱۹۷۳
		بار پنجم، جون ۲۰۰۳
ترتیب و تدوین	:	اے۔ ایچ۔ رضوی
کتابت	:	سید جعفر زیدی
سرورق	:	رضا عباس گرافکس
تعداد	:	۱۰۰۰

ناشر

محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی

محفوظ MBA

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	بابِ معجزات	
۱۔	کہانی سننے کے آداب	۳
۲۔	آداب و شرائطِ نیاز	۴
۳۔	طریقۂ نیاز	۵
۴۔	حضرت عباسؑ کی نذر دلانے کا طریقہ	۵
۵۔	طریقۂ فاتحہ عام مرحومین	۶
۶۔	معجزۂ جناب سیدہؑ	۷
۷۔	معجزۂ حضرت امام علیؑ	۱۷
۸۔	معجزۂ حضرت امام حسینؑ	۲۲
۹۔	معجزۂ حضرت امام جعفر صادقؑ	۳۰
۱۰۔	معجزۂ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۳۵
۱۱۔	دس بیبیوں کی کہانی	۴۲
۱۲۔	معجزۂ حضرت عباس علمدارؑ	۵۱
۱۳	چٹ پٹ بی بی کی کہانی	۵۵
۱۴۔	معجزۂ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۵۸
	بابِ مناجات	
۱۵۔	مناجاتِ جنابِ فاطمہ زہراؑ	۷۲
۱۶۔	مناجات بدرگاہِ ربّ العزت	۷۸
۱۷۔	فریادی نوحہ	۷۳
۱۸۔	مقبول مناجات	۷۵
۱۹۔	مناجاتِ حضرت عباسؑ	۷۷
	بابِ زیارات	
۲۰۔	زیارتِ امام حسینؑ	۸۲
۲۱۔	زیارتِ وارثہ (مبسوط)	۸۴
۲۲۔	زیارتِ حضرت علی اکبرؑ	۸۶
۲۳۔	زیارتِ سائر شہداءؑ	۸۷
۲۴۔	زیارتِ رسولِ خداؐ	۸۸
۲۵	زیارتِ جنابِ فاطمہ زہراؑ	۸۹
۲۶۔	زیارتِ حضرت علی ابن ابیطالبؑ	۹۰
۲۷۔	زیارتِ امام حسینؑ	۹۱
۲۸۔	زیارتِ حضرت عباسؑ	۹۲
۲۹۔	زیارتِ امام موسیٰ کاظمؑ	۹۳
۳۰۔	زیارتِ حضرت امام علی الرضاؑ	۹۵
۳۱۔	زیارتِ حضرت امام صاحب الزمانؑ	۹۶
۳۲	دعاء بعد زیارت برائے استجابت	۹۷

جناب سیدہؑ کی

کہانی سننے کے آداب

(۱) خوشبو لگائیے (۲) اپنے کھلے ہوئے سر کو ڈھانپ لیں (۳) باادب بیٹھیں اور سمجھ لیں کہ آپ اس وقت جناب سیدہؑ معصومہ کے حضور میں حاضر ہیں (۴) فضول اور لغو باتوں کو ترک کر دیں۔ (۵) ہنسی کو ضبط کریں (۶) معجزات جو بیان کئے جاتے ہیں، اعتقاد رکھتے ہوئے خلوص دل سے سنئے اور شیرینی کو جو آپ کو تقسیم میں ملی ہے، احترام کے ساتھ نوش کریں۔

امام جعفر صادقؑ کے

آداب و شرائطِ نیاز

اس مبارک مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نیاز تقریباً تمام حضرات کے یہاں ہوتی ہے، اکثر لوگ لاعلمی کی وجہ سے وقت کی پابندی اور آداب نیاز کا خیال نہیں کرتے ہیں جس کے باعث مستجاب نہیں ہوتی اسلئے آپ لوگوں کو مطلع کرنے کے لئے طریقۂ نیاز (نذر) بتاتے ہیں۔

۲۲ رجب المرجب کو تین بجے شب اٹھ کر جس کی صبح ۲۲ رجب ہوگی گھر صاف

ستھرا کر کے پاک چاندنی (چادر) دری یا فرش جو میسر ہو بچھائیں، مکان میں لوبان یا اگربتی سلگائیں، خود کو پاک و پاکیزہ کریں اور خوشبو سے معطر ہوں، ایک پاک برتن میں پانی لے کر اس پانی سے سوا سیر میدہ اور اسی قدر شکر لا کر گوندھ لیں پھر سوا پاؤ گھی میں ان سب کی چودہ ۱۴ پوریاں یا ٹکیاں بنا کر تل لیں، پھر دو عدد کونڈے مٹی کے کورے جو کہ پاک پانی سے پہلے دھوئے ہوں ان دونوں میں سات سات پوریاں رکھیں اور لوبان یا اگربتی سلگائیں اور شمع روشن کریں۔

بعد نماز صبح، پہلے یہ معجزہ جو آگے بیان ہوگا، پڑھیں یا سنیں، اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نیاز دیں، اور دعا مانگیں، انشاء اللہ تعالےٰ مراد پوری ہوگی۔ اس کے بعد تمام مومنین کو کھلائیں۔

طریقۂ نیاز جس چیز پر نیاز دینی ہو اس کو قبلہ رخ رکھیں اور خود بھی قبلہ رو رہیں پہلے تین بار درود پڑھیں پھر ہاتھ اٹھا کر یوں کہیں:

"جنت ترویح، روح پر فتوح، مقدس و مطہر جناب سرور کائنات، خاتم خلاصہ موجودات، رحمۃ للعالمین، مصفت الآدمیان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بہ نذرِ اقدس جناب امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں بخلوص ہدیہ ہے تین مرتبہ اول و آخر درود پڑھیں پھر ایکبار سورۃ الحمد اور تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور دعا مانگیں۔

حضرت عباسؑ علمدار کا

طریقہ نذر و حاضری

جب کوئی مشکل یا کوئی حاجت درپیش ہو تو مومنین و مومنات کو چاہئیے کہ

وہ سرکارِ وفا حضرت عباسؑ بن علی علیہ السلام کا معجزہ بیان کرنے کی محفل اور حاضری کی نیت کریں اور حاجت پوری ہو جانے اور مراد پوری ہونے پر جلد سے جلد ایک محفل منعقد کریں جس میں ایک مؤمن یا مؤمنہ معجزہ سنائے، اور باقی رجوعِ قلب سے سنیں اور جہاں جہاں موقعِ محل ہو بہ آوازِ بلند درود پڑھیں، اس کے بعد حسبِ استطاعت حاضری پر نذر جناب حضرت عباسؑ علمدار اس طرح دیں کہ اوّل و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود پڑھیں اور درمیان میں سورۂ حمد ایک بار اور سورۂ اِنّا اَنزلنا ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین دفعہ پڑھیں، اور پھر یہ کہہ کر "بارِ الٰہا ہم اس درود اور سورتوں کا ثواب بطفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ ہدیہ کرتے ہیں۔ حضرت عباس علیہ السلام کے لئے" اور یہ حاضری اس سقّائے سکینہؑ، علمدارِ لشکرِ حسینیؑ کی نذر ہے۔" پھر اس کے بعد کھڑے ہو کر آپؑ کے مزارِ اقدس کی طرف رُخ کر کے آپؑ کی زیارت پڑھیں۔ اور اس کے بعد حاضری مؤمنین و مؤمنات میں تقسیم کریں۔ ان نذر و نیاز میں جس بات کی زیادہ ضرورت ہے وہ خلوصِ نیت اور قربۃً الی اللہ ہے۔ اس میں ریا، نمود اور ظاہرداری پاس نہ پھٹکنے پائے۔ پاکیزگی اور طہارت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے، اور جب تک معجزہ جناب حضرت عباسؑ بیان ہوتا ہے خاموشی اور پوری توجہ سے سنتے جائیں اور درمیان میں کسی قسم کی ایسی بات نہ کریں جس سے توجہ ہٹ جائے۔

طریقۂ فاتحۂ عام مرحومین

اوّل و آخر تین بار درود درمیان میں ایکبار سورۂ الحمد اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھیں، پھر یوں کہیں ان سورتوں کا ثواب بطفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ فلاں بن فلاں کے روح کو پہونچے "آمین ثم آمین"۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ سیّدہ کی کہانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا معجزہ

مشہور روایت ہے کہ عرب کے کسی شہر میں ایک سُنارن رہتی تھی جس کے صرف ایک ہی لڑکا تھا۔ ایک روز جب سُنارن کنوئیں پر پانی بھرنے گئی تو اُس کا لڑکا بھی اُس کے ساتھ ہو لیا۔ سُنارن لڑکے کو کنوئیں کے قریب بٹھا کر پانی بھرنے لگی۔ کنوئیں کے دوسری طرف ایک کمہار رہتا تھا جس کا آوا اس وقت خوب روشن تھا۔ لڑکا کھیلتے کھیلتے اس طرف نکل گیا۔ سُنارن جب پانی بھر چکی تو کنوئیں کے قریب لڑکے کو نہ پا کر خیال کیا کہ گھر چلا گیا ہوگا۔ واپس گھر پہونچی تو گھر پر بھی لڑکا موجود نہ ملا۔ آخر ماں تھی۔ بہت پریشان ہوئی اور روتی پیٹتی اپنے لختِ جگر کی تلاش میں دوبارہ گھر سے نکل کنوئیں کے قریب آئی۔ جگہ جگہ ڈھونڈا۔ سرگرداں و پریشان پھرتی رہی ہر ایک سے پوچھا مگر کوئی سراغ نہ ملا کہیں پتہ نہ چلا۔ اسی طرح شام ہو گئی۔ یکایک شور ہوا کہ سُنارن کا لڑکا کمہار کے آوے میں گر کر جل گیا ہے۔ یہ سُن کر اُسے انتہائی صدمہ ہوا اور اس قدر روئی کہ غش آ گیا۔

عالمِ غشی میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک معظّمہ نقاب پوش تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں کہ غم نہ کھا۔ تیرا لڑکا بہت جلد تجھ سے ملے گا۔ تو نیت کرلے کہ اگر میرا لڑکا صحیح و سالم آوے میں سے زندہ کھیلتا کودتا نکل آوے تو میں جناب سیّدہ سلام اللہ علیہا کی کہانی سنوں گی۔ سُنارن نے فوراً عالمِ غشی میں ہی نیت

کر کے منت مان لی۔ جب آنکھ کھلی تو واقعی سُنارن نے دیکھا کہ لڑکا خدا کے فضل و کرم سے ہنستا کھیلتا زندہ سلامت چلا آ رہا ہے اور اعجاز جناب سیّدہؑ سے اس کے جسم پر آگ نے کوئی اثر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ لباس بدن بھی بالکل محفوظ رہا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

سُنارن بچے کو لے کر خوشی خوشی بازار گئی۔ دو پیسے کی شیرینی مول لی اور پڑوسیوں سے کہا کہ میری مراد پوری ہوئی میرے گھر چل کر جناب سیّدہؑ سلام اللہ علیہا کی کہانی مجھے سنا دو اگر کسی کو یاد ہو۔ چھ سات گھر پھری لیکن ہر ایک نے یہی کہا کہ نہ ہمیں کہانی یاد ہے اور نہ اتنی فرصت کہ فضول باتوں کی طرف توجہ دیں۔ سنارن سب سے مایوس ہو کر جنگل کی طرف چلدی کچھ دور چل کر دیکھی نقاب پوش معظمہ نظر آئیں اور فرمایا کہ اے خاتون مت رو۔ چادر بچھا کر بیٹھ جا میں کہانی کہتی ہوں۔ تو سُن۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہر مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی لڑکی کی شادی تھی۔ وہ یہودی جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میری لڑکی کی شادی ہے آپؐ اجازت دیں تو میں شرف پاؤں کہ جناب سیّدہؑ میرے گھر تشریف لے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس امر کے مالک علیؑ ہیں یہ سُن کر وہ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اجازت دیں جناب سیّدہؑ میرے گھر تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس امر کی مالک خود جناب سیّدہؑ ہیں۔ اس کے بعد یہودی نے جناب سیّدہؑ کے دروازے پر آواز دی کہ اے بنتِ رسولؐ! میری لڑکی کی شادی ہے اگر آپ تشریف لے چلیں تو میری عزت بڑھ جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ جناب امیر علیہ السّلام سے اجازت لے لوں تو چلوں۔ یہودی نے کہا کہ میں رسولِ خدا اور حضرت شیرِ خدا کی خدمت میں گیا تھا سب نے آپ کو

مختار کیا ہے۔ جناب سیّدہؑ یہ سُن کر متفکر ہوئیں اتنے میں جناب رسولِ خداؐ خود تشریف لے آئے۔ جناب سیّدہؑ نے فرمایا۔ بابا جان! یہودی کے یہاں سے آدمی آیا ہے آپ کیا فرماتے ہیں۔ اس کے گھر جائیں یا نہ جائیں۔ آپؐ نے فرمایا اے بیٹی تم کو اختیار ہے۔ جناب سیّدہؑ نے عرض کیا۔ بابا جان آپ کی سخت توہین ہوگی کیونکہ ان کی عورتیں عمدہ اور نفیس لباس و زیورات سے مزین ہوں گی اور میرے پاس وہی پھٹے پرانے کپڑے ہیں جس میں جا بجا خرمے کے پیوند لگے ہیں رسولِ خداؐ نے فرمایا اے بیٹی! اسی حالت میں جاؤ جو مرضیٔ معبود۔ چنانچہ جناب سیّدہؑ جانے کو تیار ہو گئیں۔ ابھی ڈیوڑھی تک نہ پہونچی تھیں کہ حورانِ جنت آسمان سے نازل ہوئیں، اور جناب سیّدہؑ کو زیورات و خلعت سے آراستہ کیا اور اپنا جلوس لیکر جناب سیّدہؑ کو روانہ کیا۔ کچھ حوریں داہنے اور بائیں اور کچھ پیچھے اور کچھ آگے روانہ ہوئیں۔ اس شان سے جناب سیّدہؑ کی سواری یہودی کے مکان پر پہونچی۔ جونہی آپ یہودی کے مکان پر پہنچیں تمام مکان آپ کے نور سے روشن ہو گیا اور ایسی خوشبو پھیلی کہ دور دور تک خوشبو محسوس ہونے لگی۔ یہ تجمل و وقار دیکھ کر تمام یہود عورتیں بیہوش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد سب کو ہوش آیا مگر دلہن کو ہوش نہ آیا۔ لاکھ تدبیریں کیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ آناً فاناً شادی کا مکان ماتم کدہ بن گیا۔ . . . .

جناب سیّدہؑ کو یہ دیکھ کر بہت تشویش ہوئی اور فرمایا کہ اطمینان رکھئے ابھی ہوش آجاتا ہے اس کے بعد آپ نے فوراً دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور کہا کہ اے میرے معبود میں بنتِ رسولؐ ہوں۔

صدیقہ نام رکھا ہے تو نے بتولؑ کا ❁ جو مانے بخشیو مجھے صدقہ رسولؐ کا

اے میرے معبودِ برحق! میں تیرے رسُول کی بیٹی ہوں
میری عزت تیرے ہاتھ ہے تمام لوگ یہی کہیں گے کہ
سیدہ کے آتے ہی دلہن ختم ہوگئی خانۂ شادی خانۂ غم بن گیا۔

کچھ دیر نہ گذری تھی کہ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ اور دلہن کلمۂ شہادت پڑھتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ کہنے لگی میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے حضرت محمد مصطفےٰ رسولِ برحق ہیں آپ ان کی دختر ہیں۔ آپ مجھ کو مذہب اسلام کی تعلیم فرمائیں۔ اور اسی طرح صدقِ دل سے وہ عورت مسلمان ہوگئی۔ جناب فاطمۂ زہرا کا یہ اعجاز دیکھ کر پانچسو یہودی مرد و عورت مسلمان ہوگئے اور آپ کو سب نے نہایت عزت و حرمت کے ساتھ رخصت کیا۔ ایک عورت آپ کی کنیزی میں دی۔ آپ اپنے دولت خانہ پر واپس تشریف لے آئیں تمام ماجرا جناب رسولِ خدا سے بیان کیا۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی خدا کا شکر ادا کیا

کہانی کا پہلا حصہ ختم ہوا۔ معقّر نے دوسرا حصہ شروع کیا۔ سُننا ان نہایت دلچسپی اور اعتقاد سے سُنتی رہی۔

دوسرا معجزہ

کسی ملک کا ایک بادشاہ جو سیر و شکار کا بہت دلدادہ تھا۔ اس نے ایک دن اپنے وزیر سلطنت کو سامانِ شکار تیار ہونے کا حکم دیا چنانچہ وزیر نے بعد تیاری سامان بادشاہ کو اطلاع دی اور دوسرے روز علی الصباح معہ وزیر و میر شکار اور دیگر شکاری عملہ کے لوگوں کے شکار کھیلنے کی غرض سے شکار گاہ کی طرف روانہ ہوگیا۔ اس مرتبہ بادشاہ کی لڑکی (شہزادی) معہ اپنی سہیلی وزیر زادی کے ضد کرکے ہمراہ ہوئی۔ کافی مسافت طے کرنے کے بعد جب یہ شکاری قافلہ ایک سرسبز و شاداب

جنگل میں پہنچا تو سفر سے آسودہ ہونے کے لئے بموجب حکم شاہی اس جگہ خیمے نصب کئے گئے۔ باورچیخانے کا عملہ کھانا پکانے کے انتظام میں لگ گیا، اور کچھ لوگ سفر کی تکان کی وجہ سے خیموں کے باہر ہی لیٹ گئے۔ کہ اتنے میں خلاف امید اس زور و شور کے ساتھ آندھی چلی کہ اس نے بڑے بڑے تناور درختوں کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔ گرد و غبار کی وجہ سے پاس کی چیز تک سجھائی نہ دیتی تھی اس طوفانی عالم میں ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی، شاہی خیمہ و خرگاہ کا دور دور تک کہیں پتہ نہ تھا جب آندھی کا زور کچھ کم ہوا اور منتشر شدہ لوگ یکجا ہونا شروع ہوئے تو اس وقت شہزادی اور وزیر زادی کی تلاش سرعت کے ساتھ کی جانے لگی جن کا کہیں پتہ نہ تھا۔ بادشاہ اور وزیر دونوں محبتِ پدری سے بیتاب ہوکر دونوں لڑکیوں کی تلاش میں بذاتِ خود منہمک تھے، لیکن بہت دوڑ دھوپ کے بعد بھی کامیابی نہ ہوئی اور بالآخر بادلِ ناخواستہ دارالسلطنت کی طرف واپس لوٹنا پڑا۔ محل سرا میں اس خبر سے کہرام مچ گیا۔ جس میں رعایا بھی شامل تھی۔

اتفاق وقت کہ بادشاہ اور اس کے شکاری عملے کے واپس جانے کے بعد ہی سرحدی ملک کا دوست بادشاہ اسی مشترکہ جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے آیا، شکار کے دوران اس بادشاہ پر پیاس غالب آئی چنانچہ اس نے اپنے وزیر کو پانی لانے کا حکم دیا۔ مگر پانی کا ذخیرہ جو قافلہ کے ہمراہ تھا ختم ہو چکا تھا، چنانچہ وزیر پانی کی جستجو میں چل کھڑا ہوا اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر آبادی کا پتہ لگانے کو جا پہنچا کہ وہاں اس کو دو حسین و جمیل لڑکیاں نظر آئیں، یہ لڑکیاں وہی گمشدہ شہزادی اور وزیرزادی تھیں جو اپنے والدین اور قافلہ والوں سے جدا ہوگئی تھیں۔

چنانچہ یہ لڑکیاں جب اپنے والدین سے جدا ہوکر پہاڑ پر پہونچیں تو بہت زیادہ پریشان ہوئیں، ظاہر ہے کہ اس وقت ان کی کیا حالت ہوتی ہوگی، دونوں

لڑکیاں اس اَلَم انگیز اور بظاہر دائمی جدائی سے اس قدر روئیں کہ بیہوش ہو گئیں
عالمِ غشی میں دیکھا کہ ایک بی بی نقاب پوش تشریف لائیں اور نہایت شفقت
سے فرماتی ہیں کہ اے لڑکیو! تم ہراساں مت ہو۔ منت کرو کہ جب ہم اپنے والدین سے
مل جائیں گے تو اس وقت ہم جناب سیدہؑ کی کہانی سنیں گے لہٰذا الخ
دونوں لڑکیوں نے حسبِ ہدایت معظمہ منت مانی جب غش سے ہوش آیا۔ تو
اپنے اپنے واقعہ غشی کو ایک دوسرے سے بیان کرکے منت کی تصدیق کی" اور
پھر خدا کے رحم و کرم کی منتظر ہوئیں کہ وزیر مذکور پانی کی تلاش میں یہاں تک آپہونچا
جب اس نے ان دونوں بے یار و مددگار لڑکیوں کو اس طرح پہاڑ کی چوٹی پر
دیکھا تو بہت حیران ہوا۔ اس نے پوچھا کہ اے لڑکیو! تم کہاں کی رہنے والی ہو'
ذرا اپنے حسب نسب سے آگاہ کرو اور یہ بتاؤ کہ تم اس سنسان جگہ اور اتنے
اونچی پہاڑ کی چوٹی پر کیسے پہنچیں؟ وزیر کے دریافت کرنے پر دونوں لڑکیوں نے
آبدیدہ ہوتے ہوئے اپنا سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد اپنے حسب نسب
اور مراتب سے بھی اس کو آگاہ کر دیا۔

وزیر بھی ان لڑکیوں کے حالات سے آگاہ ہونے کے بعد فوراً اپنے
بادشاہ کے پاس گیا اور اس سے سارا واقعہ بالتفصیل بیان کیا۔ بادشاہ
اس واقعہ کو سن کر بہت متاثر ہوا اور وزیر کو حکم دیا کہ اگر وہ لڑکیاں اپنی خوشی
سے آنا چاہتی ہوں تو ان کو جاکر فوراً لے آؤ۔

بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں اس مرتبہ وزیر مذکور معہ چند آدمیوں اور
سواری کے ان لڑکیوں کے پاس پہونچا۔ ہمراہیوں کو پہاڑ کے دامن میں چھوڑ کر
خود پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا اور دریافت کیا کہ اے لڑکیو! تم ہمارے ساتھ
چلو گی؟ لڑکیاں راضی ہو گئیں' وزیر نے دونوں کو پہاڑ کے نیچے اتارا' اور

سواری پر سوار کرکے باعزت اپنے بادشاہ کے پاس لے گیا جو ان سب کو
لے کر اپنے دارالسلطنت میں لے آیا۔

مخبرانِ شاہی کے ذریعے پہلے بادشاہ کو اطلاع مل گئی کہ اسکی گمشدہ دختر
معہ وزیرزادی کے اس کے پڑوسی بادشاہ کے ہاں موجود ہے۔ اس نے اپنے
وزیرِ اعظم کو معہ تحائف کے اس بادشاہ کے پاس روانہ کیا اور خط کے ذریعے
یہ خواہش ظاہر کی کہ ہماری لڑکیاں جو تم کو ملی ہیں ان کو ہمارے پاس بھیج دو۔

جب یہ خط اس بادشاہ کو تو اس نے جواباً تحریر کیا کہ آپ کی بچیاں
یہاں بخیریت ہیں اور میرے پاس آپ کی امانت ہیں البتہ میری خواہش ہے کہ
آپ شہزادی کی شادی میرے لڑکے سے اور وزیرزادی کی شادی میرے وزیرِ اعظم
کے لڑکے سے کرکے مجھے شکریہ کا موقع دیتے ہوئے اپنی محبت میں اضافہ
کریں گے چنانچہ بادشاہ نے یہ بات کچھ غور و فکر کے بعد منظور کرلی۔ لہٰذا
دونوں لڑکیاں باعزت و احترام اپنے والدین کے پاس واپس کردی گئیں۔ اب
جب وعدہ تاریخ مقرر ہوئی اور طرفین میں سامان شادی ہونے لگا۔ آخرکار وہ
وقت بھی آپہونچا' جب دونوں لڑکیوں کی شادی مذہبی رسوم کے مطابق کردی
گئی۔ دلہنیں رخصت ہو کر سسرال چلیں' اتفاق وقت کہ اور سامان جہیز تو بار
کرلیا گیا مگر شادی کا لوٹا جو نہایت قیمتی تھا وہیں رہ گیا اور اس کا اس وقت کی
رسم کے لحاظ سے ساتھ جانا نہایت ضروری تھا۔ راستہ میں شام ہوگئی۔ باراتیوں
نے رات ہو جانے کی وجہ سے ایک محفوظ جگہ پر قیام کیا۔ اس وقت حسبِ
ضرورت لوٹے کی تلاش ہوئی تو لوٹا نہ ملا' معلوم ہوا کہ وہیں چھوٹ گیا ہے۔
وزیر نے ایک خاص سپاہی کو روانہ کیا کہ لوٹا لے آئے۔

جب سپاہی وہاں پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ جہاں محل تھا وہاں آج میدان

ہے۔ نہ تخت ہے نہ تاج۔ نہ بادشاہ نہ فوج، کچھ بھی نہیں، صرف ٹوٹا میدان میں رکھا ہوا ہے جسکا کوئی نگران بھی نہیں ہے۔ سپاہی نے چاہا کہ ٹوٹا اٹھا لے لیکن ممکن نہ ہوسکا، اس لئے کہ اس نے جیسے ہی ٹوٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا ایک خطرناک کالے سانپ نے ٹوٹے کے اندر سے پھن نکالا اور اس کو کاٹنے کے لئے لپکا۔ سپاہی اچھل کر پیچھے ہٹا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ ٹوٹا اٹھا لے مگر ممکن نہ ہوا۔ سانپ ہر مرتبہ سدِ راہ ہوتا تھا مجبوراً اپنے ملک کی طرف واپس ہوا اور وزیر کے توسط سے سارا واقعہ بادشاہ کے گوش گذار کیا۔

بادشاہ کو یہ سنکر حیرت ہوئی اور کچھ دیر تک غور و فکر میں ڈوبا رہا، اور پھر لڑکیوں کے پاس گیا اور بولا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں جادوگرنیاں ہو۔ یا بدروح ہو جو انسانی شکل اختیار کر کے نئے نئے شعبدے دکھلا رہی ہو۔ اس وقت تو میں تم دونوں کو قید کرتا ہوں، البتہ کل صبح قتل کرا دونگا۔ یہ کہکر بادشاہ غیظ و غضب میں بھرا ہوا اپنے خیمے میں واپس آیا اور دونوں دلہنیں خیمہ میں قید کر دی گئیں۔

جب دونوں لڑکیوں نے اپنے کو اس حال میں پایا تو وفورِ رنج سے بیتاب ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے گلے ملکر خوب روئیں اور کہنے لگیں کہ معلوم نہیں کیا ماجرا ہے کہ کل شادی ہوئی، دلہن بنائی گئیں اور آج قیدخانے میں قیدی بنے ہیں اور اب کل ہمارا چراغِ حیات گل کر دیا جائے گا۔ خداوندا معلوم نہیں کہ ہم لوگوں سے کون سا ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی پاداش میں ہمکو یہ سزا مل رہی ہے۔ میرے معبود تو معاف کردے۔ یہ کہہ کر اتنا روئیں کہ بیہوش ہوگئیں۔ عالمِ غشی میں دیکھا کہ وہی بی بی جو پہاڑ پر نظر آئی تھیں، نظر آئیں، اور بکمالِ شفقت فرمایا، لڑکیو! تم نے پہاڑ پر منت مانی تھی کہ جب ہم اپنے والدین

سے ملیں گے تو جناب سیدہؑ کی کہانی سنیں گے۔ تم دونوں اپنے ماں باپ سے ملیں مگر کہانی نہ سنی، اسی وجہ سے یہ عذاب تم پر نازل ہوا ہے۔ اب بھی غنیمت ہے، اسی زندان میں کہانی سنو۔ اللہ تعالیٰ جناب سیدہؑ کے طفیل میں تمہاری مشکل کو آسان کر دے گا۔ لڑکیوں نے کہا کہ اس قیدخانے میں دو درم کہاں ہیں جو ہم "کہانی" کے لئے شیرینی منگائیں اور پھر لائے گا کون؟ معظمہ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، تمہارے دوپٹے کے آنچل میں سے دو درم تم کو ملیں گے اور خیمہ کی پشت پر سے ایک آدمی جاتا ہوا نظر آئے گا، بازار قریب ہے، وہ شیرینی لا دیگا۔ یہ کہہ کر معظمہ غائب ہوگئیں۔ لڑکیوں کو ہوش آیا، ایک نے دوسرے سے عالمِ غشی کا واقعہ بیان کیا اور پھر شہزادی نے دیکھا کہ اس کے آنچل سے دو درم بھی برآمد ہوئے، دونوں بہت خوش ہوئیں۔ پشتِ خیمہ سے ایک سن رسیدہ آدمی کو جاتے دیکھ کر اُن کو بلایا اور پھر اپنا مدعا بیان کیا، چنانچہ انھوں نے دو درم کی شیرینی لاکر ان لڑکیوں کو دے دی، پھر دونوں لڑکیوں نے ایکدوسرے سے اسی قیدخانے میں "کہانی" سنی۔ اور پھر دعائیں مانگیں۔ اتنے میں شاہی جلاد بھی وہاں آن پہونچا۔ اور دونوں لڑکیوں کو قتل گاہ کی طرف لے جانے کے لئے آگے بڑھا کہ دونوں لڑکیوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ پہلے ہم کو بادشاہ کے پاس لے چلو کہ ان سے ہم کو کچھ باتیں کرنی ہیں۔

چنانچہ لڑکیاں بادشاہ کے سامنے پیش کی گئیں، انھوں نے بادشاہ سے مؤدبانہ عرض کیا کہ اس مرتبہ آپ پھر اپنے کسی آدمی کو ہمارے یہاں بھیجکر وہاں کے حالات دریافت کرا لیجئے۔ اگر اب بھی وہی حالات ہیں تو بے شک ہم کو قتل کرا دیجئے۔

بادشاہ نے لڑکیوں کی یہ بات منظور کر لی اور اسی سپاہی کو جو نہایت

سچا تھا' لڑکیوں کے باپ کے یہاں بھیجا کہ جاکر دریافتِ حال کرے' چنانچہ اس نے وہاں جاکر دیکھا کہ محل شاہی اور تخت وتاج سب بدستور موجود ہے' وہ بیحد حیرت زدہ ہوا اور سارا واقعہ آکر اس نے اپنے بادشاہ سے کہہ سنایا' بادشاہ' اسی وقت لڑکیوں کے پاس گیا اور پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ میں بہت زیادہ حیرت میں پڑ گیا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے اس استعجاب کو دُور کرو۔ لہٰذا بادشاہ کا ایما پاکر لڑکیوں نے اپنی تمام حقیقت پہاڑ پر پہونچنے' اپنے بیہوش ہونے' جناب سیدہ کی "کہانی" سننے کی منت ماننے اور اپنے ماں' باپ سے ملنے پر منت کو فراموش کر دینے اور اس کو پورا نہ کرنے کی ساری داستان مفصل کہہ سنائی' اور پھر کہا کہ اب جبکہ ہم نے وہ "کہانی" سن لی تو وہ عتاب الٰہی جو ہم پر نازل ہوا تھا اب ختم ہو گیا ہے اور ہم مطمئن ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے یقین کر لیا اور اسی وقت لڑکیوں کو رہا کرکے ان کی عزت واحترام کو اسی طرح بحال کرکے ہنسی خوشی اپنے وطن کی راہ لی۔

یہ "کہانی" "شازن سے کہہ کر وہ متفقہ روپوش ہو گئیں" شازن ناچتے گھر واپس آئی

جس طرح شازن کی مراد خداوند عالم نے بطفیل جناب سیدہ کے پوری کی اسی طرح رب العالمین' محمد وآلِ محمد کے صدقے میں جلد سُننے والوں کی دلی مرادیں بر لائے۔ آمین ثم آمین۔

کہانی "ختم ہو گئی۔ اب آپ کو صرف یہ بتانا باقی رہ گیا کہ کہانی ختم ہونے کے بعد اور شیرینی تقسیم ہونے سے پہلے زیارت جناب سیدۂ عالم کا پڑھنا ضروری ہے۔

معجزۂ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب

تیسرا معجزہ

مشہور ہے کہ کسی شہر میں ایک غریب اور کثیر العیال لکڑہارا رہتا تھا' ہر روز جنگل جاتا' لکڑیاں کاٹتا اور شہر میں لاکر فروخت کرتا اور بچوں کا پیٹ پالتا۔ ایک روز لکڑیاں نہیں فروخت ہوئیں' رات ہو گئی خیال کیا کہ خالی ہاتھ کیا گھر جاؤں' بچے بھوک سے بے قرار ہوں گے اُن کے چہرے دیکھ کر اور صدمہ ہوگا' بہتر ہے کہ رات اسی جگہ بسر کروں' صبح کو لکڑیاں فروخت کرکے گھر جاؤں' اس کا بیان ہے کہ میں وہیں رہ گیا۔ نصف شب کو ایک سوار منھ پر نقاب ڈالے قبلہ کی طرف سے نمودار ہوا۔ اور میری حالت دریافت کی اور مجھ پر شفقت فرما کر پانچ پیسے عطا کئے اور فرمایا' ان پیسوں سے شیرینی خرید کر مولائے مومنین مشکل کشائے دارین کا فاتحہ (نذر) دے۔ خداوند رحیم وکریم اس کی برکت سے تیرا افلاس دُور کر دے گا۔

لکڑہارے نے وہ پیسے خوش ہو کر رکھ لئے۔ اُسی وقت اُس پر غنودگی طاری ہوئی۔ پھر آنکھ کھلی تو کیا دیکھا کہ اپنے گھر میں کھڑا ہے اور لکڑیوں کا گٹھا صحن میں پڑا ہے۔ اُس نے اپنی زوجہ کو بیدار کیا اور شب کی تمام کیفیت بیان کی اور کہا کہ امیر المومنین مولائے مشکل کشا کے نام کی فاتحہ دلوانے کا انتظام کرو پھر دونوں میاں بیوی نے نہا دھو کر فاتحہ کے لئے شیرینی مہیا کی اور حضرت امیر المومنین کی نذر دے کر خود بھی کھایا اور بچوں کو بھی کھلایا۔ اس روز اس کی لکڑیوں کا گٹھا دونی قیمت پر فروخت ہوا۔

دوسرے روز لکڑہارا اپنی عادت کے مطابق لکڑیاں کاٹنے جنگل گیا

اور ایک خشک درخت دیکھا "بسم اللہ" کہہ کر کلہاڑی کا ایک ہاتھ مارا تو وہ شکستہ ہوگیا دوسری ضرب "یا علی" کہہ کر ماری تو وہ درخت جڑ سمیت گر پڑا تو اس کی جڑ میں سے ایک خزانہ ظاہر ہوا۔ لکڑہارا اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور سجدۂ شکر بجا لایا پھر اُس میں سے چند اشرفیاں لے کر بازار گیا اور کھانے پینے کی چیزیں لے کر گھر گیا دوسرے روز گھر والوں کو لے کر اُس درخت کے پاس آیا اور اسی جنگل کو خرید کر وہاں ایک خوبصورت اور عالیشان محل بنوایا اور جابجا مسافر خانے اور آبدار خانے تعمیر کرلیے اور لنگر خانے جاری کیے اور بہت سے ملازموں کو اُس کی دیکھ بھال پر مقرر کیا

ایک دن اُس شہر کا حاکم بغرض شکار اس جنگل کی طرف آنکلا۔ پیاس سے بیقرار ہو کر خدمت گاروں کو پانی لانے کا حکم دیا۔ خدمت گار پانی کی تلاش میں ہر طرف پھیل گئے۔ اتفاقاً ایک ملازم کا گزر اُس لکڑہارے کے محل کی طرف ہوا۔ حاکم کے ملازم نے وہاں کے آدمیوں سے پانی طلب کیا، انھوں نے ایک صراحی اور ایک پیالہ اُس کے حوالے کیا۔ وہ لے کر حاکم کے پاس آیا۔ اس نے پانی پیا مگر انتہائی تعجب سے صراحی اور پیالے کو دیکھا، پھر اپنے ملازم سے دریافت کیا کہ اس جنگل میں یہ نفیس صراحی اور یہ خوشگوار پانی کہاں سے دستیاب ہوا۔ ملازم نے عرض کی حضور! ایک سال کا عرصہ ہوا کہ ایک لکڑہارے نے اس جنگل میں شہر بسایا ہے۔ اپنا محل بنوایا اور پھر جابجا مسافر خانے اور آبدار خانے بنوائے ہیں اور مسافروں، غریبوں، محتاجوں اور حاجتمندوں کو مالا مال کر دیا ہے۔ یہ پانی، صراحی اور پیالہ اُسی کے یہاں سے لایا ہوں۔ حاکم کو بہت حیرت ہوئی اور کہا ہم نے تو اس جنگل میں کبھی کسی بستی کا کوئی نشان تک نہ دیکھا تھا۔ اس حاکم نے حکم دیا کہ لکڑہارے کو مع اہل وعیال حاضر کرو۔ اُس کے ہمراہیوں نے حاکم کو سمجھایا کہ ایسے نیک اور صالح آدمی کو یوں طلب کرنا مناسب نہیں۔ غرض وہ حاکم اپنی دولت سرا کو واپس آیا اور تمام واردات

اپنی بیگم سے بیان کی۔ بیگم نے بھی لکڑہارے اور اُس کی زوجہ کو بلوانے کی خواہش ظاہر کی۔ حاکم نے دونوں کو طلب کیا۔ لکڑہارے نے حاکم اور اُس کی بیگم کو اشرفیاں نذر کیں۔ حاکم نے ان دونوں کو اپنے ساتھ رہنے کی خواہش کی اور وہ اُسی کے پاس خوش خوش رہنے لگے۔

ایک روز بیگم نے حمام جاتے وقت اپنا "نولکھا ہار" اپنے گلے سے اُتار کر کھونٹی پر لٹکا دیا اور لکڑہارے کی زوجہ کو حفاظت کی تاکید کی۔ خدا کی شان وہ کھونٹی ہار نگل گئی اور وہ حیرت سے دیکھتی رہی، حاکم کی بیگم نے حمام سے فارغ ہو کر ہار کو نہ پایا تو اُس سے دریافت کیا، اُس نے جو دیکھا تھا کہہ دیا۔ حاکم کی بیگم کو یقین نہ آیا، اپنے شوہر سے شکایت کی۔ اس نے لکڑہارے اور اس کی زوجہ دونوں کو قید کر دیا۔ اور اسی حال میں دونوں ایک سال تک رہے۔

ایک رات پھر وہی سوار خواب میں آیا اور پوچھا کہ "اے لکڑہارے کیا تو امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی نیاز کرتا تھا؟" — دونوں نے عرض کی نہیں۔ سوار نے فرمایا یہی سبب ہے کہ تم اس بلا میں گرفتار ہوئے ہو — اب فاتحہ دلوا دو۔ لکڑہارے نے عرض کی ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ فرمایا تیرے بستر کے نیچے ہیں، لکڑہارا خواب سے چونک پڑا، اور پیسے اُٹھا لئے، دونوں کے ہاتھوں اور پیروں کی زنجیریں بھی کھلی ہوئی تھیں۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ ایک ضعیفہ جا رہی ہے، ان دونوں نے اس سے التجا کی کہ امیرالمومنین حضرت مشکل کشا کی نذر کے لئے شیرینی لا دے۔ اُس بڑھیا نے کہا: آج میرے بیٹے کی شادی ہے مجھے بہت سے کام ہیں میں نہیں لا سکتی۔

اتفاقاً ایک دوسری ضعیفہ کا گزر ہوا جس کا جوان فرزند مر گیا تھا، وہ روتی ہوئی جا رہی تھی۔ ان دونوں (لکڑہارے اور اس کی زوجہ) نے اس سے شیرینی

خرید کر لا دینے کی خواہش ظاہر کی۔ بڑھیا نے امیر المومنینؑ کا نام سنتے ہی کچھ
رضامندی کا اظہار کیا، اور بلا کسی حیلہ و تعذر شیرینی لا کر بازار سے دیدی لکڑہارے
نے حضرت مشکل کشا کی نذر کی، خود بھی کھایا اور بڑھیا کو بھی کھلایا۔ وہ ضعیفہ
جب اپنے گھر واپس گئی تو بیٹے کو زندہ پایا، اور وہ ضعیفہ جب اپنے گھر واپس
گئی جس کے بیٹے کی شادی تھی اور اس نے برائے نذر امیر المومنین شیرینی خرید کر
بازار سے لانے کے لئے انکار کر دیا تھا تو اسکا فرزند یک بیک مر گیا یہ خبر
مشہور ہوئی تو اس بڑھیا نے جسکا بیٹا یک بیک مر گیا تھا اس بڑھیا سے جسکا مرا
ہوا بیٹا زندہ ہو گیا تھا اس سے مرے ہوئے بیٹے کے زندہ ہونے کا سبب
پوچھا، اس نے کہا اور کوئی سبب تو مجھے معلوم نہیں، البتہ ایک قیدی کی خواہش
پر ہوائے کونین حضرت مشکلکشا کی نذر کا سامان بازار سے لا کر دیا تھا اور جب نذر
کا سامان مجبور قیدی کو دیکر واپس گھر گئی تو میں نے اپنے بچے کو زندہ پایا۔ یہ سنکر وہ
بڑھیا اپنے دل میں نادم ہوئی اور توبہ کر کے صدق دل سے نیت کی کہ اگر میرا بیٹا بھی
زندہ ہو جائے تو میں بھی فاتحہ دلاؤں گی۔ خدا نے اپنی رحمت سے اسکو زندہ کیا اور ادھر
اس لکڑہارے نے بھی بار لگانا شروع کیا یہ حال دیکھ کر حاکم کی بیگم نے بھی آنکھوں دیکھا واقعہ
حاکم کو سنایا تب اسکو بھی یقین آگیا اور کہا کہ ہم نے ناحق اور اس کی زوجہ کو بھی بے قصور قید
کر دیا تھا لہٰذا اس سے فوراً اسی وقت رہا کر دیا جائے اور اسکی زوجہ کی رہائی کا حکم دیا۔
رہائی پا کر دونوں حاکم کے سامنے حاضر کئے گئے تو اس نے پوچھا کہ تم نے ایسا کیا کام کیا کہ ایسی
کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم ہر پنجشنبہ (جمعرات) کو حضرت امیر المومنین
کا فاتحہ (نذر) دلایا کرتے تھے غفلت کے سبب کئی جمعرات کو نذر نہ دلا سکے تھے جسکے
نتیجہ میں اس بلا میں مبتلا ہوئے۔ اب حسب دستور نذر کو کیا ہے اسکی برکت سے خداوند کریم
نے ہم دونوں کو قید سے نجات دی۔

لہٰذا جو شخص ہر پنجشنبہ (جمعرات) کو نذر مشکلکشا دلاتا رہے گا، وہ تمام آفات
ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گا، اور اس کی عمر و رزق میں اضافہ ہوگا۔ اس کے
دشمن اور بدخواہ ہمیشہ مقہور رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ترکیب نذر

اول و آخر تین بار درود، سات مرتبہ سورۂ الحمد اور
سات مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے۔ اور کہے ان سورتوں کے پڑھنے کا
جو ثواب حاصل ہوا ہو، میں اس ثواب کو مشکلکشائے کونین حضرت امیر المومنین
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہدیہ کرتا ہوں۔

معجزہ حضرت امام حسین علیہ السلام

چوتھا معجزہ

۱۳۲۰ھ ہجری کے دور کا ذکر ہے کہ ہندوستان میں سنیوں کی ایک ریاست جاؤرہ کے نام سے تھی۔ لیکن وہاں جو کچھ ہوتا تھا وہ شیعہ ریاست میں بھی نہیں تھا۔ گھر گھر حضرت امام حسینؑ کی نذر و نیاز دلوائی جاتی۔ اگر ایام عشرہ (ماہ محرم الحرام) میں کسی گھر سے دھواں نکلتا تو لوگ اس گھر والوں کو برا بھلا کہتے۔ نویں، دسویں محرم کو نواب صاحب کی طرف سے شہر میں گھر گھر کھچڑا تقسیم کیا جاتا۔ عاشورہ محرم کو سرکاری امام باڑہ سے نواب صاحب کا ایک برق کا بنا ہوا تعزیہ نکالا جاتا۔ کہتے ہیں اس وقت اس تعزیہ پر پچاس ہزار روپے سے اوپر خرچ آتا تھا۔ پھر تمام شہر کے تعزیے کوتوالی کے نیچے جمع ہوتے۔ ان میں ایک تعزیہ "بناشوں" کا اور ایک میوہ تیوں کا تعزیہ تھا

کوتوالی کے نیچے سارے تعزیے اکٹھے ہوتے۔ دوسرے چھوٹی باؤلی کے تعزیے کے انتظار میں سب لوگ کھڑے رہتے۔ یہ تعزیہ بڑے طمطراق سے آتا اور ہمیشہ آڑا ترچھا رہتا۔

جب چھوٹی باؤلی کا تعزیہ آتا تو اس کے پیچھے سرکاری تعزیہ ہوتا۔ سرکاری تعزیہ کے پیچھے سارے شہر کے تعزیے ہوتے۔ چھوٹی باؤلی کا تعزیہ نواب صاحب کے چچا داد مقیم خاں مرحوم کا تعزیہ تھا چونکہ داد مقیم خاں نواب صاحب کے چچا تھے اور اپنے تعزیہ ہی کی طرح آڑے ترچھے اور اکڑ دھکڑ کے آدمی تھے لہٰذا ان کے تعزیے کو سبقت دی جاتی تھی۔ اس کی ایک وجہ اور بھی تھی۔ ایک مرتبہ جب نواب افتخار علی خاں کے والد نواب اسمٰعیل خاں زندہ تھے ایک سال ہندوؤں کا تہوار جنم اشٹمی اور مسلمانوں کے محرم کا روز عاشورہ ایک ہی دن پڑا۔ ایک طرف سے داد مقیم خاں کا تعزیہ یعنی چھوٹی باؤلی کا تعزیہ آگے بڑھا اور دوسری طرف سے ہندوؤں کی مورتی۔ اب ہندوؤں اور مسلمانوں میں ٹھن گئی۔ ہندو چاہتے تھے کہ پہلے ہمارا جلوس گزرے، اور مسلمان چاہتے تھے کہ پہلے ہمارا جلوس گزرے۔ جب نواب اسمٰعیل خاں کو معلوم ہوا تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جائے واردات پر پہنچے تو انہوں نے ہندوؤں سے کہا کہ تم مورتی پیچھے ہٹاؤ اور مسلمانوں کے تعزیے کو آگے بڑھنے دو۔ جب داد مقیم خاں کو یہ خبر ملی تو انھوں نے مسلمانوں سے کہا، فوراً ٹھنڈے کر دو اس کا عذاب نواب صاحب کے سر ہوگا۔

چنانچہ کہتے ہیں کہ اسی رات نواب صاحب ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سو سکے۔ وہ جب بھی سونے کو لیٹتے پلنگ الٹ جاتا اور ماتم کی آواز زور سے ان کے کانوں میں آتی تھی۔ نواب صاحب نے رات بڑی مصیبتوں سے کاٹی۔ صبح ہوتے ہی کچھ دوست

تو وہاں نہیں جاتے تھے جب [illegible] کے پاس گئے اور بتایا کہ گزشتہ رات روشنی میں ہم نے واضح طور سے دیکھا [illegible] اور جلوس میں شامل بے شمار [illegible] اور [illegible] کچھ [illegible]۔

جب [illegible] مقام پر پہنچے تو گھوڑوں کے ٹاپوں کے تازہ نشانات دیکھے [illegible] چنانچہ [illegible] نواب صاحب اسی وقت [illegible] کے ساتھ [illegible] پہنچے [illegible] [illegible] پھر [illegible] کے بعد [illegible] اور اس جگہ کا نام حسینی ٹیکری رکھ دیا۔ نواب صاحب نے [illegible] تعمیر کرائی [illegible] [illegible] بڑی عقیدت ہو گئی [illegible] حسینی ٹیکری میں [illegible]۔

حسینی ٹیکری کے بارے میں بہت سی باتیں مشہور ہیں کہا جاتا ہے کہ یہاں سے حسینی ٹیکری کے [illegible] روشنی [illegible] [illegible] کرتی ہوئی گزرتی ہے بہت سے [illegible] [illegible] [illegible] جو منت مانگی جاتی ہے وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔

حسینی ٹیکری پر ہر شب جمعہ کو زیارات کے لئے لوگ جمع ہوا کرتے ہیں (جمعہ) شب جمعہ ہی کو زیارات ہوتی ہیں چھوٹے سرکار کے روضہ پر بعد مغرب کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے چھوٹے سرکار سے بڑے سرکار کا روضہ ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر ہے [illegible] حسینی [illegible] شب جمعہ کو

زیارت کو گئے عشاء کے بعد چھوٹے سرکار کے روضہ کی جانب جنگل میں دو جنوب سے کچھ روشنی نمودار ہوئی اس کو دیکھتے ہی زائرین نے درود پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ لوگ بلند آواز سے ورد پڑھنے لگے اور ماتم کرنے لگے عجیب روح پرور کیفیت تھی جو ماحول پر طاری تھی تمام حسینی یہ دیکھ رہے تھے کہ جنگل کی دوسری طرف جو گاؤں ہے اس کے لوگ کچھ کھڑے ہیں جس کی وجہ سے روشنی ہو گئی اس کا ایک خاک روشنی تیز اور بلند ہونی شروع ہو گئی (صلوٰۃ) اس تاریکی میں روشنی کا ایک بادل تھا جو درختوں پر بلند ہو رہا تھا خاص بلندی پر پہنچ کر اس نور کے بادل کے دو ٹکڑے ہو گئے پھر مزید ایک ٹکڑے کے دو ٹکڑے ہوئے اس کے بعد پھر تینوں نور کے ٹکڑے فضا میں اور بلند ہو گئے پھر بڑے نور پارے سے دو چھوٹے نور پارے الگ ہو کر چکر لگانے لگے اور پانچ نور کے ٹکڑے تقریباً ایک گھنٹہ تک چھوٹے سرکار کے روضہ پر فضا میں معلق رہے پھر اچانک غائب ہو گئے۔

پانچواں معجزہ

[illegible] فرید کے ایک بہت بڑے سیٹھ کی دوکان میں [illegible] گھنٹوں تک آگ نہیں بجھی جل کر راکھ ہو گئیں [illegible] تمام کل آ گئی تھی اور فائر بریگیڈ لاعلاج ہو گئے تھے۔ [illegible]

واقعہ یہ تھا کہ فرید میں ایک عاجز حسین کی دوکان کا ذاکر [illegible] کرتا تھا [illegible] اس کو آگ سے نقصان نہیں پہنچا تھا [illegible] ایک مطاہرے میں سیٹھ صاحب نے بھی اس کا دامن تھام کر آگ میں قدم رکھ دیا چاروں طرف شعلے بلند تھے مگر ان میں ٹھنڈک تھی۔ ٹھنڈک محسوس کرتے ہوئے سیٹھ نے سوچا کہ یہ آگ مصنوعی ہے اور ذاکر کا دامن تھامنا برابر ہے چنانچہ اس نے ذاکر کا دامن چھوڑ دیا۔ بس اسی لمحہ اس کے کپڑوں کو آگ لگ گئی اور ٹانگیں فوراً سوختہ ہو گئیں سیٹھ بے ہوش [illegible] کے لئے [illegible]

گیا۔ لیکن کئی ماہ کے علاج کے باوجود کوئی آرام نہ ہوا۔ پھر وہاں سے لندن پہنچا وہاں ڈاکٹروں نے ٹانگیں کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن سیٹھ نے ٹانگیں کٹوانے سے انکار کر دیا۔ اور واپس اپنے وطن بمبئی آگیا۔ بمبئی میں کچھ لوگوں نے اس کو حسین ٹیکری کے جاورہ ریاست جانے کا مشورہ دیا۔

۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے کہ سیٹھ کے ملازم اس کو اسٹریچر پر ڈال کر چھوٹے حضرت یعنی حضرت عباسؑ کے روضہ پر لے گئے۔ وہاں روزانہ بارش کا گرم پانی جسے جھالرا کہتے ہیں روضہ کے احاطہ کے فرش اور سیڑھیاں اُترتی تھیں۔ اس کے پانی سے سیٹھ کے پاؤں کے زخم دھوئے جاتے تھے۔ پھر روضہ کا طواف کرا کر اس کے اسٹریچر کو روضہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر لے جاتے تھے۔ وہاں عود کی راکھ اس کے زخموں پر چھڑکتے تھے۔ چودہ دن میں اس کا اسٹریچر اسی طرح ہر روز ... سلسلہ کئی مہینے تک ... آہستہ آہستہ زخم مندمل ہونے لگے یہاں تک کہ وہ سیٹھ اس قابل ہو گیا کہ خود بیساکھیوں کے سہارے آہستہ آہستہ چلنے لگا اور جھالرا تک پہنچ کر اپنے زخموں کو دھو کر اپنے پاؤں سے واپس آتا۔ آخر ایک دن وہ سیٹھ جو دنیا بھر کے معالجوں سے مایوس ہو چکا تھا مظلوم حضرت امام حسین علیہ السلام کے در سے پوری طرح صحت یاب ہو کر اپنے وطن خوش خوش روانہ ہو گیا۔

بے اولاد خواتین خالی پانی منت کے طور پر چڑھاتی ہیں اور وہ دودھ کی منتوں سے بااولاد ہو جاتی ہیں۔ حسین ٹیکری کی پُر رونق جگہیں کربلائے معلیٰ کے روضوں سے مشابہ ہیں۔ جھالرے کا پانی صاف ستھرا ہونے کے ساتھ ساتھ بہت شیریں اور شفایاب ہے۔

داؤد حبیب کے خاندان کی ایک بچی لاعلاج ہو چکی تھی وہ نہ ٹھیک ہے

حسین ٹیکری لانے اور سے یہاں چھوڑ دیں گے۔ روزانہ جھالرے کے پانی سے اس بچی کو غسل کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بچی بالکل درست ہو گئی۔ داؤد حبیب نے بچی کی تندرستی پر جشن منانے پر یہیں نیاز دلوائی اور حسینی روضہ کے سارے خادموں کی دعوت کی۔ پھر ایک مرتبہ تعمیر کرائی اللہ زائرین کے آرام و سہولت کے سامان مہیا کئے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی زائر جو یہاں ٹھہرتا ہے کوئی معمولی سی چیز نہیں چُراتا! اگر کسی نے چُرانے کی کوشش بھی کی تو وہ ایسی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کو واپس کرنا پڑتا ہے۔

چھٹا معجزہ

ریاست گوالیار میں سرکاری عہدے کے نقشے کا معاملہ دریافت ہی کو ہو جاتا ہے کہ کل علان وقت سرکاری نقشہ سامنے رکھا ہوا تھے تھے۔ چنانچہ اس کے مطابق اور حرم کو تعزیہ نقشے کی توپ چھٹی اور عزیزہ جہندہ اور پلٹن رسالے کے ساتھ چلا ایک نہایت ضعیف العمر پنڈت بھی اپنے گھر سے جلوس حسینی دیکھنے پیدل چل پڑا۔ ایک آن کی عمر تقریباً نوے سال تھی دوسرے پیدل چلنا اپنے مکان سے ایک میل کے فاصلہ پر اکٹھی ذرا سے گھر پر جاکر انہوں نے جلوس دیکھا تھا کیونکہ کمزوری میں ہر انسان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دل میں ایک گھبراہٹ سی تھی کہ کہیں وقت پر پہنچ بھی سکوں گا یا نہیں۔

اُن کے پیچھے اُن کی بیوی بھی پیدل چل رہی تھی بیوی بھی کمزور اور ضعیف تھی۔ پیدل چلنے کی طاقت تھی مگر نہ جانے کون سی طاقت اپنی طرف کھینچے لئے جا رہی۔ میاں کی رفتار بیوی سے کچھ زیادہ تھی اس لئے بیوی ان سے ڈیڑھ سو قدم پیچھے رہ گئی پھرتے رہے۔ بیچاری نے آواز دی کیوں مجھے پیچھے چھوڑے جا رہے ہو ذرا دیر رک جاؤ میں بھی ساتھ ہو لوں۔ میاں نے بے مروتی سے

تو اب دیر کہیں نہیں لگ سکتی۔ تو آپ مجھے بتا چکی ہے۔ اگر میں ذرا انتظار کروں گا
تو تقریب نکل جائے گا میری موت کے دن قریب ہیں کیا جانے آئندہ سال تک
جیتا رہوں یا نہ رہوں۔ آج اگر تقریب نکل گیا تو تمہاری وجہ سے میں درشن (زیارت)
سے محروم رہ جاؤں گا۔ یہ کہہ کر وہ اور تیز چلنے لگا۔ اور پنڈتائن اسی طرح چلتی رہی
پیچھے پیچھے آ گیا جس کے دونوں طرف [illegible] مندروں کے بجائے تین تین
پانچ پانچ [illegible] کے پاٹ لگے تھے۔ اس پل کو عبور کرنے کے لئے [illegible]
ہی جا رہی تھی کہ [illegible] پتھروں سے لدا چھکڑا نکل پڑا آج
راستے میں [illegible] مخلوق تھی [illegible] جنگ میں [illegible]
[illegible] پتھروں سے [illegible] جس میں بھاری پتھر تھے
اس کا ایک پتھر پنڈتائن کے پیر کے نیچے پر آ پڑا اور پیر کا کچومر بن گیا پنڈتائن تڑپ گئی
اور [illegible] بے ہوش ہو گئی [illegible] اور اس کے
پٹی بھاگ دوڑ کر باندھی [illegible] پنڈت جی نے بھی دیکھا مگر چلنے میں کمی
نہ کی۔ [illegible] کچہری کے پھاٹک پر جا کر دم لیا۔ اسی اثنا ان کے پڑوسی بھی ان کے
پاس آ کھڑے ہوئے۔ اور پنڈت جی سے بولے کہ تمہاری بیوی کے پیر پر ایک بھاری
پتھر گر جانے سے شدید چوٹ آئی ہے۔ ہم نے تم کو بڑی آوازیں دیں مگر تم نے مڑ کر
بھی نہ دیکھا۔ ہم نے پٹی باندھ کر وہیں [illegible] کی دوکان پر بٹھا دیا ہے یہ تو
ہماری ہمدردی اور انسانی فرض تھا۔ لیکن تمہاری اس سنگدلی پر ہم کو بڑا
تعجب ہے۔ پنڈت جی نے جواب میں کہا آپ لوگوں نے جو ہمدردی کی میں اس کا
شکریہ [illegible] میری بیوی [illegible] ہے مگر مجھے اس وقت
[illegible] نہیں دیکھ سکتا۔ بیوی مرتی ہے
تو مر جائے کیونکہ بیوی میری [illegible] قیمت [illegible] اور

اور گنگا جی کے [illegible] رحمت اللہ [illegible] کے ہاتھ سے
پنڈتائن کی یہ حالت تھی کہ پیر کے پنجے کی تمام ہڈیاں چور چور ہو گئی
تھیں [illegible] پنڈتائن [illegible] کر دیا گیا
[illegible] کون [illegible] ہسپتال لے جاؤں؟ پنڈتائن نے [illegible]
جلدی کرو [illegible] پہلے چل کر [illegible] ہو رہے
ہیں [illegible] چوک پر بیٹھا [illegible] اور تقریب کے درشن (زیارت) کرا دیجئے۔
تقریب [illegible] کے بعد پنڈت جی کی نگاہ [illegible] سے پنڈتائن پر پڑی
دوڑ کر قریب ہوئے اور پنڈتائن سے کیفیت معلوم کر کے بہت متاثر ہوئے [illegible]
کا اظہار کیا۔ بیوی بولی [illegible] چوٹ لگی [illegible] خون بہت
نکل گیا [illegible] پنڈتائن کی حالت پر
[illegible]
[illegible]
کے درشن [illegible]

[illegible] میڈیکل [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible]
پنڈت جی کے قریبی رشتہ [illegible] پنڈت جی [illegible] بیوی کو لے کر [illegible] میڈیکل
ہسپتال پہنچے [illegible] صاحب [illegible]
کی [illegible] کاٹ [illegible]
بچ سکے۔ [illegible] علاج [illegible]
اور پنڈت جی [illegible]
[illegible]
[illegible] آ کر [illegible]

تھا میں بڑھاپے میں تنگ ہو گیا ہوں اور لنگڑی ہوں۔ چنانچہ پنڈت جی جو گلی دو گلی میں لوٹ آیا۔ مگر بڑھیا کے گھر میں ایک تعزیہ رکھا ہوا تھا اس کے نیچے سے بہت سی چوڑیاں اٹھا کر پنڈت جی نے بڑی خوش اعتقادی سے نذر تعزیہ رکھانے لگی۔ غرضکہ بغیر اور کسی دوا کے تھوڑے دنوں میں اس کی ساری ہڈیاں خود بخود جڑ گئیں، اور ساری تکلیف دور ہو گئی۔ والسلام ،

کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر و محلے کی ایک تقریب میں پنڈتانی سے ملاقات ہو گئی۔ ڈاکٹر نے پوچھا کہاں علاج کرایا کہ ہڈیاں درست ہو گئیں؟ پنڈتانی نے ساری کیفیت بیان کر دی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب بولے، واقعی یہ ڈاکٹری واکٹری کچھ نہیں ہے، پرماتما جو چاہے سو ہو جائے۔

معجزہ حضرت امام جعفر صادق

ساتواں معجزہ

کسی شہر میں ایک لکڑہارا نہایت مفلس اور نادار رہتا تھا وہ مصیبت زدہ روزانہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا، اور فروخت کر کے مشکل سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ افلاس سے تنگ آ کر ایک دن اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ برائے روزگار باہر جاتا ہوں عجب نہیں کہ پروردگار عالم رحم فرمائے اور ہماری مصیبت دور ہو۔ یہ کہہ کر لکڑہارا تلاش معاش میں گھر سے نکل کھڑا ہوا اور ایک دوسرے شہر جا پہنچا۔ مگر وہاں بھی تقدیر نے ساتھ نہ دیا۔ اور وہاں بھی یہی کام کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور یہ سلسلہ بارہ برس تک رہا لیکن فکر و پریشانی و مفلسی نے ساتھ نہ چھوڑا۔ اس کے علاوہ

نہ ساتھ دیئے بال بچوں کو کچھ بھیج سکا۔ نہ اپنی خیر لی۔

لکڑہارے کی بیوی بچے خاوند کے چلے جانے کے بعد کچھ دنوں تو کسی نہ کسی طرح گذر ہو گیا مگر جب فاقوں کی نوبت آ گئی تو مجبور ہو کر اس بیچاری نے وزیر کے محل میں جا کر ماشی کی نوکری کر لی۔ اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے لگی۔ ایک شب کو اتفاق سے خواب میں دیکھا کہ میں وزیر کے محل میں جھاڑو دے رہی ہوں کہ اتنے میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام معہ چند اصحاب صحن خانہ میں تشریف لائے۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ معلوم ہے آج کون سی تاریخ اور کون سا مہینہ ہے؟ اصحاب نے نہایت ادب سے عرض کیا، مولا! آج بائیسویں رجب المرجب ہے۔ تب حضرت نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا، اگر کوئی کسی مشکل میں گھرا ہو یا کسی پریشانی میں مبتلا ہو، بصدق دل منت مانے کہ پوریاں حسب مقدور تیار کر کے پکا کر کونڈوں میں رکھ کر ہماری نذر دلائے، ۲۲ رجب المرجب بوقت ۱۰ بجے صبح، تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے واسطے سے اپنی حاجت طلب کرے، انشاء اللہ تعالیٰ مراد ضرور پوری ہو گی۔ اتنے میں کنیز کی آنکھ کھل گئی پھر اسی وقت اس نے بصدق دل منت دیکی منت کی اور حسب ہدایت امام علیہ السلام نذر پیش کی۔

اب ذرا دوسرے لکڑہارے کا حال سنیئے ۔۔۔

یہاں تو ۲۲ رجب المرجب بوقت صبح لکڑہارن نذر میں تمام دن ہی تھی اور وہاں لکڑہارا درخت پر چڑھا ہوا لکڑی کاٹ رہا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ سے کلہاڑی چھوٹ کر زمین پر گر گئی۔ اس نے درخت سے اتر کر کلہاڑی اٹھانی چاہی تو اسے زمین میں کوئی شے دفن ہونے کا شبہ ہوا۔ تو اس نے اس جگہ کو کھودا تو بہت بڑا خزانہ دکھائی دیا۔ تھوڑا مال لے کر اس وقت تو بند کر دیا، مگر تھوڑا تھوڑا کر کے کچھ

عرصہ میں دفینہ کا بیش قیمت حصہ نکال لایا اور پھر سامان سفر تیار کر کے بیوی بچوں کے ساتھ عازم وطن ہوا۔

گھر پہنچ کر اپنے اور اپنے بچوں کے لئے ایک عالیشان مکان بنوایا۔ بیوی بچوں کے آرام و آسائش کے سامان مہیا کئے اور زندگی نہایت آسودگی سے بسر کرنے لگا۔ ایک روز لکڑہارن نے اپنے خاوند سے کونڈوں کے اہتمام کی ساری سرگزشت بیان کی۔ جب اُس نے حساب لگایا تو وہی صبح اور وہی تاریخ تھی جب لکڑہارے کو دفینہ ملا تھا چنانچہ یہ سن کر لکڑہارا بڑا متاثر ہوا اور صدق دل سے ایمان لایا اور یہ نذر تاریخ مقررہ پر برابر دلاتا رہا۔

ایک دفعہ وزیر کی بیوی اپنے بالاخانہ پر چڑھی۔ اس کو کچھ دور پر ایک عالیشان مکان نظر آیا۔ ساتھ کنیزیں بھی تھیں۔ اس نے ایک کنیز سے اس مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ یہ کس کا مکان ہے؟ کنیز نے جواب میں بتایا۔ "اسی لکڑہارن کا مکان ہے جو کئی سال پیشتر حضور کے یہاں جھاڑو دینے پر ملازم تھی۔" یہ سن کر وزیر کی بیوی نے لکڑہارن کو بلوا کر مفصل حالات دریافت کئے۔ لکڑہارن نے سارے حالات بیان کر دئے جس میں خواب اور کونڈوں پر منت کا اہتمام بھی تھا۔ وزیر کی بیوی کو کچھ بھی یقین نہ ہوا۔ بلکہ دل میں یہ خیال آیا کہ یہ سب جھوٹ ہے اس کے شوہر نے کہیں چوری یا رہزنی کی ہے جس کی بدولت مالدار ہو گئی ہے۔ یہ کہہ کے چپ ہو گئی۔ وزیر کی بیگم کا یہ جواب ناسمجھی میں آتا تھا کہ جس کے نتیجہ میں وزیر اعظم پر مصیبت آ پڑی۔

بادشاہ وقت کا نائب وزیر اس کا دشمن تھا۔ اس نے موقع پا کر بادشاہ سے اس کی چغلی کر دی کہ وزیر اعظم خائن ہے۔ اس نے شاہی خزانے میں بڑی خیانت کی ہے جہاں پناہ اسے طلب فرمائیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اسی وقت وزیر اعظم کو

بلا کر حساب طلب کیا تو وہ صحیح حساب نہ دے سکا۔ بادشاہ غضبناک ہو گیا اور وزیر اعظم کا سارا مال و اسباب ضبط کر کے اس کو اور اس کی بیوی دونوں کو نکال باہر کیا۔ وہ دونوں محل سے نکل کر چل دئے۔ چلتے چلتے اثناء راہ خربوزہ خرید کر رومال میں باندھ لئے کہ کہیں جا کر کھائیں گے۔

جس روز وزیر اعظم پر عتاب آیا تھا اتفاق سے اسی دن صبح کو شہزادہ شکار کو گیا تھا اور شام تک واپس نہ آیا تھا۔ بادشاہ پریشان ہوا۔ وہی نائب وزیر جس کی وجہ سے وزیر اعظم نکالا گیا، بادشاہ سے بولا "مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معزول وزیر اعظم نے بوجہ دشمنی موقع پا کر شہزادے کو نقصان نہ پہنچا دیا ہو۔" یہ سن کر بادشاہ نے وزیر اعظم معتوب کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ سپاہی ہر طرف دوڑ گئے اور گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اس وقت تک افسوس ہے وہ خربوزہ کھایا نہ تھا اسی طرح رومال میں بندھا ہوا تھا۔

بادشاہ نے دریافت کیا "رومال میں کیا ہے؟" معتوب وزیر اعظم نے جواب دیا "خربوزہ ہے۔" رومال کھولا تو اس میں شہزادے کا سر نظر آیا۔ بادشاہ اپنے بیٹے کا سر دیکھ کر بیحد غضبناک ہوا اور حکم دیا انہیں رات بھر قید میں رکھو صبح ان کو قتل کر دینا۔

معتوب وزیر اعظم اور اس کی بیوی دونوں قید خانے میں بند کر دئے گئے۔ وزیر اعظم معتوب نے بیوی سے پوچھا یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہم پر یہ ناگہانی مصیبت کیسے آئی۔ کون سا ایسا گناہ سرزد ہو گیا جس کی سزا مل رہی ہے۔ کافی غور و خوض کے بعد بیوی نے کہا میرا خیال ہے کہ لکڑہارن نے منت اور حکم امام جعفر صادق نیاز دینے کے متعلق تفصیل سے بیان کیا تھا میں نے اس پر قطعی یقین نہ کیا اور جھوٹ پر محمول کیا۔ معتوب وزیر اعظم نے خواب میں کہا" صبح پڑھ کر ادا

بیٹا تباہ ہو گیا۔ تم نے حضرت امام جعفر صادق کے قول و حکم کو جھٹلایا تو پکڑے اور معافی مانگو۔ تمام عالی مقام کا فرمانا درست ہے۔

الغرض دونوں رات بھر گریہ و زاری اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے جو بیچ دل سے شک پر امام کی منت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کر لی علی الصبح شہزادہ شکار سے واپس آیا اور بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے بیٹے کو سینے سے لگا لیا پھر واپسی کی تاخیر کا سبب دریافت کیا شہزادے نے عرض کیا حضور! شکار میں بڑی دیر ہو چکی تھی لہٰذا ایک باغ میں ٹھہر گیا تھا۔

اس کے بعد دونوں قیدیوں معتوب وزیر اعظم اور اس کی بیوی کو طلب کیا، پھر زر و مال کو کھلوا کر دیکھا تو وہ خربوزہ تھا۔ بادشاہ سخت متعجب ہوا اور وزیر معتوب سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ معتوب وزیر اعظم نے جو واقعہ اپنی بیوی سے سنا تھا نہایت تفصیل بیان کر دیا۔ پھر بادشاہ نے دوبارہ اس کی عورت کو بلوا کر پوچھ گچھ کی انہوں نے بھی اول سے آخر تک بیان کر دیا۔ یہ سن کر بادشاہ بھی بہ صدق دل ایمان لے آیا۔ اور معتوب وزیر اعظم کو بحال کر کے دوبارہ اس کے عہدہ پر اس کو فائز کیا۔ اور چغل خور وزیر کو معتوب کر کے شہر بدر کر دیا۔

معجزہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

اٹھواں معجزہ

شہر طالقان میں ایک ماہی گیر (مچھیرا) علی بن صالح طالقانی رہتا تھا وہ روز مرہ صبح کو کشتی لے کر سمندر میں مچھلیوں کے شکار کے لئے نکل جاتا اور دوپہر تک جتنی مچھلیاں ہاتھ آتیں ان کو بیچ کر اپنی بیوی اور بچوں کا پیٹ پالتا۔

ایک رات جب وہ بستر پر لیٹا تو زیادہ سو یا کہ وقت پر آنکھ کھل سکی۔ بیوی کے بار بار جگانے پر بالآخر جاگ اٹھا۔ آنکھوں میں نیند کا خمار باقی تھا۔ مگر کشتی لے کر روانہ ہو گیا۔ نیند کے سبب کشتی کے چپو ہاتھوں میں سنبھل نہیں رہے تھے۔ اسی اونگھ میں کشتی کے چپو ہاتھ سے چھوٹ گئے وہ بیٹھے بیٹھے سو گیا کشتی ہوا کے رخ پر بہتی بہتی ایسی جگہ پر جا پہنچی جہاں سمندر میں بھنور تھا کشتی بھنور میں پھنس کر چکر کھانے لگی اس کے جھٹکوں سے آنکھ کھل گئی کشتی بھنور میں دیکھ کر وہ بہت گھبرایا۔ مگر فوراً چپو سنبھالے کی مدد سے کشتی کو گرداب سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا لیکن کشتی اس قدر تیزی سے گھوم رہی تھی کہ جیسے بہت جلد ڈوبنے والی ہو اسی جدوجہد میں چپو بھی اس کے ہاتھوں سے نکل کر سمندر میں جا گرے اور دیکھتے دیکھتے بھنور کے زور سے کشتی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور صالح طالقانی بھی سمندر میں گر گیا۔ اور ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اسی اثنا کشتی کا ایک تختہ بہتا ہوا اس کے ہاتھ آگیا اور وہ اس کے اوپر بیٹھ گیا۔

تختہ موجوں کے رحم و کرم پر بہتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ دور دور تک خشکی کے آثار نہ تھے۔ تین دن اور تین رات اسی تختہ پر رہا۔ طاطقانی بھوک و پیاس سے لب دم تھا۔ اسی عالم میں سوچنے لگا کہ شاید میرا وقت آخر ہے۔ چنانچہ اسی نیم بے ہوشی اور خستگی کے عالم میں خلوص دل سے کہنے لگا اے امام موسیٰ کاظم آپ تو باب الحوائج ہیں، آپ تو بگڑی کے بنانے والے ہیں اور حاجتمندوں کی حاجت پوری کرتے ہیں، میری بھی مدد کیجئے ؎

فریاد کو پہنچو دم امداد ہے آؤ یا موسیٰ کاظم
حسینؑ کا صدقہ مری بگڑی کو بناؤ یا موسیٰ کاظم
تکلیف مسافر کو کبھی ہو نہ سفر میں نہ حضر میں
گھر خیر سے پہنچوں عزیزوں سے ملاؤ یا موسیٰ کاظم

کبھی سوچتا کہ سمندر میں خود کو گرا دوں تاکہ اس زندگی نا تمام کا خاتمہ ہو جائے۔ غرضکہ طاطقانی نقاہت کے باعث بے ہوش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اچانک اس کے تختہ کو زبردست جھٹکا لگا اور تختہ خشکی کے حصہ سے جا لگا۔ غنودگی طاطقانی کی آنکھ جب جھٹکے کی وجہ سے کھلی تو خود کو خشکی پر پایا۔ ادھر ادھر نظر دوڑائی تو دیکھا کہ ہر طرف طرح طرح کے پھلوں کے درخت جن کی شاخیں بہت نیچی جھکی ہوئی ہیں بجا رہیں۔ اور چاروں طرف نہریں رواں دواں۔ اس سے کچھ دیر سستانے کو ایک درخت کے پاس پہنچ کر خوب پھل کھائے اور پانی پیا، تھوڑی دیر آرام کیا۔ پھر وضو کرکے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ اور ایک پیڑ کے نیچے سو گیا۔ اسی دوران ایک خوفناک آواز کان میں پہنچی جس سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا دو گھوڑے آپس میں لڑ رہے ہیں جیسے ہی گھوڑوں نے دیکھا فوراً سمندر میں کود پڑے۔ پھر ایک عظیم الخلقت پرندہ جو کہ ہاتھی سے بھی کئی گنا بڑا تھا۔

آ کر قریب کی پہاڑی پر بیٹھ گیا۔ طاطقانی درختوں کے درمیان سے گزر کر اس پہاڑی کے پاس پہنچا۔ وہ پرندہ اسے دیکھ کر ایک طرف اڑا، یہ اس کے پیچھے چلا کہ وہ کدھر جاتا ہے تھوڑی دور چلنے کے بعد ایک غار سے تلاوت قرآن مجید، تسبیح و تہلیل اور تکبیر کی آواز سنائی دی۔ یہ اس غار کی طرف ہو لیا جب قریب پہنچا تو غار سے پھر آواز آئی اے علی بن صالح طاطقانی خدا تم پر رحم کرے۔ غار کے اندر آ جاؤ۔ (صلوٰۃ)

جب طاطقانی غار کے اندر گیا، دیکھا ایک نورانی چہرہ بزرگ تشریف فرما ہیں۔ انہیں جھک کر سلام کیا۔ ادھر سے سلام کا جواب دیا، ساتھ ہی یہ بھی فرمایا اے علی بن صالح! تم معدن کنوز ہو۔ بھی تم بھوک پیاس اور خوف کے امتحان میں کامیاب ہوئے، اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کیا، تمہیں نجات دی اور پاکیزہ پانی پلایا۔

میں اس وقت سے واقف ہوں جب تم کشتی پر سوار تھے۔ اور سمندر میں تمہاری کشتی ٹوٹ گئی تھی کافی دیر تک موجوں کے تھپیڑے کھاتی رہی۔ تم نے اپنے آپ کو سمندر میں گرانے کا ارادہ کیا تھا اگر ایسا کرتے تو ڈوب گئے ہوتے۔ تم نے بڑی مصیبت اٹھائی میں اس وقت کو بھی جانتا ہوں، جب تم نے نجات پائی اور دو ہم عمر پریاں دیکھیں۔

طاطقانی نے جب اس بزرگ شخصیت کی باتیں سنیں تو پھر اس طرح مخاطب ہوا۔ میں آپ کو اللہ اور رسول اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ اور آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ نیز میرے حالات آپ کو کس طرح معلوم ہوئے؟ آپ نے فرمایا اے علی بن صالح! میں زمین پر اللہ کی حجت ہوں اور میرا نام موسیٰ بن جعفر ہے (صلوٰۃ)

پھر آپؑ نے فرمایا، تم بھوکے ہو؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ یہ سن کر آپؑ نے اپنے لبوں کو حرکت دی اور ایک خوانِ نعمت رومال سے ڈھکا ہوا حاضر ہو گیا حضرتؑ نے خوان سے رومال ہٹایا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو رزق دیا ہے اُسے کھالو۔ میں نے بیٹھ کر خوب سیر ہو کر کھایا، ایسا کھانا کبھی نہ کھایا تھا، پھر مجھے پانی پلایا جو ایسا خوش ذائقہ پانی تھا، اس سے قبل نہ پیا تھا۔

پھر آپؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے فرمایا، اے علی بن صالح تم گھر جانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا، جی حضور! آپؑ نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے، ناگاہ بادل کے ٹکڑے آنے لگے اور غار کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا، اور بحکم خدا آپؑ کو سلام کیا۔ حضرتؑ نے جوابِ سلام دے کر دریافت فرمایا، کہاں کا ارادہ ہے۔ انہوں نے سرزمین کا نام لیا اور چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا ٹکڑا بادل کا آیا اور سلام کیا۔ آپؑ نے بعد دینے جوابِ سلام پوچھا، کدھر جا رہے ہو؟ بادل نے جواب دیا، طالقان! فرمایا اے خدائے وحدہٗ لاشریک کا اطاعت گذار ابر! جس طرح اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ اشیاء اٹھا کر لے جا رہا ہے اسی طرح اس (علی بن صالح) کو بھی لے جا۔ جواب ملا بسر و چشم۔ پھر حضرتؑ نے ابر کو حکم دیا کہ زمین کے برابر ہو جا، وہ زمین پر آ گیا۔ آپؑ نے علی بن صالح کو بازو پکڑ کر اس پر بٹھا کر حکم دیا کہ انہیں ان کی منزل تک پہونچا دو۔ چنانچہ بادل اٹھا اور ہوا کے دوش پر چل پڑا۔ (صلوٰۃ)۔

بحمد مجھے کوئی تکلیف یا خوف مطلق نہیں ہوا، اور شہر طالقان جا پہونچا۔

اے اللہ! جس طرح علی بن صالح طالقانی کی دینی مدد بطفیل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام برآئی اسی طرح ہر مومن اور مومنہ کی حاجت پوری کر۔

نواں معجزہ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں تو معجزات پوری ہوتی ہی تھیں شہادت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ آپ کا روضۂ مبارک کاظمین شریف میں ہے جو بغداد سے باہر ہے۔

ایک بوڑھا اور اندھا سید نہایت غربت اور مفلسی کی حالت میں روضہ کے اندر گیا اور جیسے ہی اس نے ضریحِ اقدس کو اپنے ہاتھ سے مس کیا (چھوا) اس کی آنکھوں میں روشنی آگئی، وہ بے حد خوش ہوا، اور خوشی میں وہ باہر کی طرف دوڑا یہ کہتا ہوا: مجھے بینائی مل گئی، مجھے بینائی مل گئی۔ میں اچھی طرح دیکھنے لگا (صلوٰۃ) اس پر لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ لوگوں نے اس کے کپڑے تبرکاً نوچ لئے۔ اس کے بعد دیگرے تین بار کپڑے پہنائے گئے اور ہر بار کپڑے دھجیوں میں بٹ گئے۔ آخر خدام نے اسے اس خیال سے کہ اس کے جسم کو نقصان نہ پہونچ جائے، بحفاظت اسکو گھر پہونچا دیا۔ اس بوڑھے سید کا کہنا ہے کہ میں بغداد کے ہسپتال میں کافی عرصہ آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں رہا۔ چنانچہ ڈاکٹروں نے جواب دے کر کہہ دیا کہ یہ لا علاج ہے۔ میں ہسپتال سے مایوس ہو کر نکلا اور روضۂ اقدس (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) پر آیا۔ اور یہاں آپؑ کے وسیلہ سے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی "بارِ الٰہا! تجھے اس امامِ ہدیٰ کا واسطہ مجھے ازسرِ نو بینائی عطا کر دے" یہ کہہ کر جیسے ہی میں نے ضریحِ مبارک کو ہاتھ لگایا میری آنکھوں میں یکایک روشنی آگئی اور آواز آئی جا تجھے پھر سے روشنی بخشی گئی۔

(صلوٰۃ بر محمد و آلِ محمد)

دسواں جزء

منقول ہے کہ جس شخص پر اللہ جل شانہ کا کوئی انعام ہو اس کو ضروری ہے کہ اس کا شکر ادا کرے اور جس پر [illegible] ں ہو وہ استغفار کی کثرت کرے اور جس کو کوئی پریشانی ہو وہ لاحول پڑھا کرے (روض)

حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ میں ۱۴۹ھ میں حج کو جا رہا تھا راستہ میں قادسیہ (ایک شہر کا نام ہے) میں اترا میں لوگوں کی زیب زینت اور ان کا ہجوم اور کثرت دیکھ رہا تھا میری نظر ایک نوجوان خوبصورت پر پڑی کہ اوپر کپڑوں کے اوپر ایک بالوں کا کپڑا پہن رکھا تھا پاؤں میں جوتہ بھی تھا اور سب سے علیحدہ بیٹھا تھا میں نے خیال کیا کہ یہ لڑکا صوفی قسم کے آدمیوں میں سے معلوم ہوتا ہے کہ راستہ میں دوسروں پر بوجھ بنے گا میں اس کو جا کر فہمائش کر دوں۔ اس خیال سے میں اس کے قریب گیا جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا کہنے لگا

اے شفیق! اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (حجرات)

بدگمانی سے بچو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر مجھے چھوڑ کر چلدیا میں نے سوچا کہ یہ تو بڑی مشکل بات ہو گئی میرا نام لے کر (حالانکہ مجھے جانتا بھی نہیں) میرے دل کی بات کہہ کر چلدیا یہ تو کوئی بزرگ آدمی ہے میں اس کے پاس جا کر اپنے گمان کی معافی کراؤں میں جلدی جلدی اس کے پیچھے چلا مگر وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ پتہ نہ چلا جب ہم واقصہ پہونچے تو دفعۃً اس پر نظر پڑی کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اس کا بدن کانپ رہا ہے آنسو بہہ رہے ہیں میں نے اس کو پہچان لیا اور اس کی طرف بڑھا کہ اپنے اس گمان کی معافی کراؤں مگر میں نے اس کی نماز سے فراغت کا انتظار کیا اور جب وہ سلام پھیر کر بیٹھا تو میں اس کی طرف بڑھا جب اس نے مجھ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا۔ اے شفیق! پڑھو: وانی لغفار لمن

تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدی (سورہ طٰہٰ) اور بلاشبہ میں بڑا بخشنے والا ہوں ایسے لوگوں کا جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں پھر سیدھے راستہ پر قائم رہیں۔ یہ آیت پڑھ کر وہ پھر چلدیا میں نے کہا کہ یہ شخص تو ابدال میں سے معلوم ہوتا ہے۔ دو مرتبہ میرے دل کی بات پر تنبیہ کر چکا پھر جب ہم زبالا میں پہونچے تو دفعۃً میری نظر اس جوان پر پڑی کہ وہ ایک کنوئیں پر کھڑا ہے ایک چھوٹا سا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہے اور کنوئیں سے پانی پینے کا ارادہ کر رہا تھا کہ وہ پیالہ کنوئیں میں گر گیا میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تو ہی میرا پرورش کرنے والا ہے جب میں پیاسا ہوں پانی سے اور تو ہی میری روزی کا ذریعہ ہے جب میں کھانے کا ارادہ کروں۔ اس کے بعد اس نے کہا اے میرے اللہ تجھے معلوم ہے اے میرے معبود میرے آقا کہ اس پیالہ کے سوا میرے پاس کچھ نہیں ہے بس اس پیالہ سے مجھے محروم نہ کر۔ شفیق کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ کنوئیں کا پانی اوپر کو آ گیا اس نے ہاتھ بڑھایا اور پانی سے بھرا پیالہ کنوئیں سے نکال لیا پھر وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد ریت اکٹھا کر کے ایک ایک مٹھی بھر کر اس پیالہ میں ڈالتا جاتا تھا اور اس کو ہلا کر پیتا جاتا تھا میں اس کے قریب گیا اور سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا میں نے کہا اللہ نے جو نعمت تمہیں عطا کی ہے اس میں سے کچھ اپنا بچا ہوا مجھے بھی کھلا دیجئے۔ کہنے لگا شفیق! اللہ جل شانہ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں ہم پر رہتی ہیں۔ اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھو یہ کہہ کر وہ پیالہ مجھے دے دیا میں نے جو اس کو پیا تو خدا کی قسم اس میں ستو اور شکر گھلی ہوئی تھی اس سے زیادہ خوش ذائقہ اور اس سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے کبھی نہیں کھائی تھی میں نے خوب پیٹ بھر کر

بیا جس کی برکت سے کئی دن تک نہ تو مجھے بھوک لگی نہ پیاس لگی۔ اس کے بعد مکہ معظمہ داخل ہوئے تب تک میں نے اُس کو نہیں دیکھا۔ جب ہم وادی قوالکر مکہ میں پہنچ گیا تو میں نے قبلہ، مشرب کے قریب ایک مرتبہ آدھی رات کے قریب نماز پڑھتے دیکھا۔ بڑے خشوع سے نماز پڑھ رہا تھا اور خوب رو رہا تھا صبح تک اسی طرح نماز پڑھتا رہا۔ جب صبح صادق ہوگئی تو بھی اسی جگہ بیٹھا تسبیح پڑھتا رہا۔ اس کے بعد صبح کی نماز پڑھی اور پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر وہ باہر جانے لگا تو میں اُس کے پیچھے لگ گیا۔ باہر جا کر دیکھا تو راستہ میں جس حالت پر دیکھا تھا اس کے بالکل خلاف بڑے خدم و حشم اس کے موجود ہیں۔ چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ سلام کر کے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے جو میرے قریب تھا دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ اس نے بتایا کہ یہ حضرت موسیٰ بن جعفر یعنی حضرت جعفر صادق کے صاحبزادے ہیں مجھے تعجب ہوا اور میں نے کہا کہ یہ عجیب واقعہ ایسے ہی مستحق کے لئے ہونا چاہئیں (روض) ۔

دسؑ بی بیوں کی کہانی

گیارہواں معجزہ { پہلے دو رکعت نماز حاجت بجا لائیں پھر یہ پڑھیں الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین

والسلام علیٰ خیر المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین المعصومین ۔

پھر کہانی شروع کریں ———— ایک شہر میں دو بھائی رہتے تھے بڑا بھائی رئیس تھا اور چھوٹا بھائی غریب۔ وہ مفلس تھا چھوٹا بھائی جب بیچارہ

مفلسی کے باعث عاجز آگیا تو اپنی بیوی سے بولا، ہم کب تک یہاں فقر و فاقہ کی مصیبت سہتے رہیں گے کیوں نہ کہیں دوسرے شہر (پردیس) چلا جاؤں شاید مجھے وہاں کوئی نوکری مل جائے اور مفلسی کے دن دور ہو جائیں۔

یہ کہہ کر وہ اپنی بیوی سے رخصت ہو کر پردیس روانہ ہوگیا۔ بیوی اسکے جانے کے بعد پریشان سی رہنے لگی اور دل میں کہتی تھی۔ رب پالنے والے تو ہی رازق ہے۔ اب تو میرا شوہر بھی چلا گیا۔ اب مجھ کو کھانے کو کون دے گا۔

پھر کچھ دنوں کے بعد مجبور ہو کر وہ مومنہ اپنے شوہر کے بڑے بھائی کے یہاں گئی اور جا کر بولی بھائی میں کیا کروں، کہاں جاؤں، آپکا بھائی تو تنہا چھوڑ کر پردیس چلا گیا اب سوائے آپ کے گھر کے کہاں ٹھکانہ ہے۔ وہ رئیس اپنی زوجہ سے بولا، دیکھنا یہ میری چھوٹی بھاوج آئی ہے تم اسے یہیں رکھو اور گھر کے کام کاج سپرد کر دو اب یہ یہیں رہے گی۔ غرضیکہ یہ مومنہ آفت زدہ اس کے یہاں رہنے لگی۔ اور گھر کا تمام کام، بچوں کی نگہداشت کرنے لگی۔ مگر رئیس کی زوجہ اس سے اس پر خوش نہ تھی۔ ذرا ذرا سی بات خفا ہوتی طعنے دیتی۔ لیکن یہ وقت کی ماری سب کچھ سنتی اور صبر کرتی۔ البتہ رات کو جب اکیلی ہوتی تو اپنی تباہی اور ذلت پر خوب روتی۔ اسی طرح ایک مدت گذر گئی اکثر رات میں اپنے شوہر کی سلامتی اور واپسی کی دعائیں مانگتی۔

ایک دن یہ مومنہ روتے روتے سو گئی اور خواب میں دیکھا کہ "ایک بی بی نقاب پوش تشریف لائیں" اور فرمایا۔ اے مومنہ تو اپنے شوہر کے لئے اس قدر مضطرب نہ ہو، انشاء اللہ تعالیٰ صحیح و سلامت آکر تجھ سے ملے گا۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ جمعرات کے دن (کسی وقت بھی) "دسؑ بی بیوں کی کہانی" ضرور سُنا کر جب تک شوہر گھر نہ آجائے۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰکِ وَطَہَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (ترجمہ) اے مریمؑ تم کو خدا نے برگزیدہ کیا اور تمام گناہوں اور برائیوں سے پاک و صاف اور سارے جہان کی عورتوں میں سے چن لیا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مریمؑ کا مرتبہ بہت بلند ہے اور بہت بڑا ہے۔ اسلام میں چار عورتیں ایسی گذری ہیں جن کی نظیر نہیں ہے ہماری سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا جن کا رتبہ ان چاروں سب بیبیوں سے افضل و برتر ہے۔ دوسری حضرت مریمؑ تیسری حضرت آسیہ زن فرعون، یہ بنی اسرائیل سے تھیں اور [illegible] تھیں ان کے باپ کا نام مزاحم تھا۔ ان کو خدا پرستی کی تعلیم ملتی تھی۔ [illegible] فرعون سے ہوئی تھی شاید خدا کو منظور تھا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت [illegible] کی پرورش ان کی گود میں ہو یعنی خدا کی پرورش کا [illegible] شادی سے قبل فرعون انسانوں کی طرح تھا۔ بعد میں سلطنت اور غرور ... اور ... کے اپنے کو خدا کہنے لگا۔ یکا یک کہنے لگا۔ دیکھو رہا ہوں کچھ دنوں سے عجیب حالت ہے حضرت آسیہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے تو انسان ہو کر اپنے کو خدا کہتا ہے اور ... ہوتا ہے۔ اس پر فرعون نے کہا کہ کیا تو موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لے آئی ہے آسیہ نے جواب میں کہا آج چالیس سال ہو گئے۔ اے فرعون والا مجھے تیرا خوف نہیں ہے۔ آسیہ نے جواب دیا مجھے تیری قوت سے زیادہ اللہ کا خوف ہے۔ میں تجھ سے سخت متنفر و بیزار ہوں۔ یہ سن کر وہ آگ بگولہ ہو گیا۔ آسیہ کو پھر فرعون نے زمین پر لٹا کر ہاتھوں اور پیروں میں میخیں گڑوا دیں۔ دوسری عورت ہوتی تو چیختی چلاتی مگر کافر کی صحبت سے موت کو ترجیح دیتی (آسیہ تیرے ایمان و یقین کا کیا کہنا)۔ چوتھی عورت ہاجرہ جن کو حضرت ابراہیمؑ پہاڑی پر چھوڑ گئے تھے۔ ہاجرہ مع

بچۂ شیرخوار (حضرت اسمٰعیلؑ) تنہا توکل بخدا رہتی رہیں۔ پانی ختم ہو گیا تو پیاسے بچے کو چھوڑ کر پانی کی تلاش میں سات مرتبہ پہاڑی پر چڑھیں اور اتریں۔ بچہ تڑپتا رہا۔ پہاڑی پر چڑھنے اور اترنے کے اثنا میں خدا نے پانی کا انتظام بچے کی ایڑیوں رگڑنے سے (چشمۂ زمزم کی صورت میں کر دیا۔ جس سے دنیا سیراب ہوئی اور شہر آباد ہونا شروع ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ کو قربان (ذبح) کرنے کے لئے لے کر چلے تو جناب ہاجرہ خاموش رہیں۔

جناب زینب بنت زہرا و علی علیہم السلام کنبہ کی رونے والی کنبہ کی سوگ نشین اسیر بلا اور جناب ام کلثوم خواہر زینب بنت زہرا کی سوگوار اور جناب صغریٰ بنت الحسین جو مدینہ میں اپنے کنبہ سے ایسی جدا ہوئیں کہ پھر نہ ملیں۔ جدائی کی خبر سن کر تڑپ تڑپ کے اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ جناب کبریٰ خواہر صغریٰ اسیر بلا اپنے بابا کی سوگوار جناب سکینہ بنت الحسین نے کس قدر ظلم سہے مگر جینے کا صدمہ نہ اٹھا سکا اپنے بھائی بہنوں پھوپھیوں وغیرہ کی جدائی کی مصیبتیں سہتے قید خانہ شام میں رحلت پائی۔ ان تمام مصیبتوں کو مدنظر رکھ کر گریہ وزاری کرکے یہ کہانی سنے یا پڑھے اور قدرت کی نظر عنایت کا مشاہدہ کرے۔ وہ کہانی یہ ہے۔

ایک روز وصی سید مرسلینؐ امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے شفیع محشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہمان کیا لیکن اس دن گھر میں کچھ نہ تھا آپ تھوڑا جو کہیں سے قرض لے آئے اور جناب سیدہ نے اس کو پیس کر چھ روٹیاں پکائیں۔ حضرت ختمی مرتبت تشریف لائے اور اپنے برادر عم، بیٹی اور نواسوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے جناب سیدہ نے ایک روٹی فضہ کنیز کو دی اور باقی پنجتن پاک میں تقسیم ہوئیں۔ بعد فراغت طعام جناب سیدہ نے عرض کی۔ کل میری طرف سے دعوت قبول فرمایئے حضورؐ نے قبول فرمایا۔ اسی طرح چھ عدد چھ

دونوں نواسوں نے بھی اپنے نانا کو دعوت دی۔ حضرت علی علیہ السلام نے ہر روز سامان خورد و نوش فراہم کیا۔ جب چوتھے دن کھانے سے فراغت پانے کے بعد حضورؐ تشریف لے چلے تو دیکھا فضّہ کنیز دروازے پر کھڑی ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا فضّہ کیا کچھ کہنا چاہتی ہو؟ فضّہ نے نہایت مؤدبانہ طریقے سے عرض کی کنیز اس قابل تو نہیں کہ حضرتؐ کو کھانے پر مدعو کر سکے مگر پھر بھی استدعا کرتی ہے کہ کنیز کو عزت بخشیے۔ یہ سن کر پیغمبرِ خدا نے کنیز کی دعوت بھی قبول کر لی۔

الغرض آنحضرتؐ بیٹی کے گھر معمول کے مطابق تشریف لائے۔ سب تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ فضّہ نے گھر میں کسی سے بھی ذکر نہیں کیا تھا کہ آج حضورؐ کو دعوت دی ہے۔ نبی کریمؐ نے خود فرمایا آج ہم فضّہ کے مہمان ہیں۔ حضرت علیؑ نے چپکے سے الگ فضّہ سے کہا مجھ سے پہلے تو بتا دیتی تاکہ میں انتظام کر دیتا۔ فضّہ نے ادب سے عرض کی آپ متفکر نہ ہوں، اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ اس کے بعد وہ ایک گوشے میں جا کر دو رکعت نماز حاجات پڑھ کر بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے۔ اور گڑگڑا کر دعا مانگی کہ اے قاضی الحاجات اس بے دستی اور نادری کو تو عالم دانا ہے۔ اس کنیز نے تیرے حبیبؐ کو مہمان کیا ہے۔ تجھے واسطہ دیتی ہوں اسی محبوبؐ کا اور اسی کی آل کا۔ پروردگارا! مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ ابھی دعا پوری نہ ہوئی تھی کہ دیکھا کہ سامنے ایک طبق نعمہائے جنت سے بھرا ہوا رکھا ہے۔ دیکھ کر فوراً سجدہ شکر بجا لائی۔ اور پھر اسے حضورؐ کے سامنے رکھ دیا۔ آنحضرتؐ نے گھر کے سارے افراد کے ساتھ بیٹھ کر تناول فرمایا۔ بعد فراغت طعام فضّہ سے پوچھا کہ اس طرح کا طعام کہاں سے آیا ہے؟ اگرچہ آپؐ بخوبی واقف تھے مگر یہ بتانا تھا کہ ہمارے گھر کی کنیزیں بھی اللہ تعالیٰ کو اتنی پیاری ہیں کہ ان کے سوال کو رد نہیں کرتا۔ محمدؐ و آل محمدؐ کی سچی محبت اور اعتقاد سے سب کچھ مل سکتا ہے خدا کے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے کسی بگڑی کو بنی

المختصر یہ کہ وضو جلوس میں زینت یک سمانی پڑھ پائیں۔ اور جب تیرا شوہر آجائے تو میٹھی روٹی کا ملیدہ بنا کر اس کے دس لڈو بنا اور بی بی پر دس بی بیوں کی فاتحہ دے۔ اس مومنہ نے عرض کی آپ کون ہیں؟ اور آپ کا کیا نام ہے؟ اور ان بی بیوں کے ناموں سے بھی آگاہی بخشیے تاکہ میں ان کی نذر دلاؤں۔ یہ سن کر جناب سکینہؑ نے فرمایا میرا نام فاطمہ صغریٰ ہے۔ اور میرے والد کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور دس بی بیوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ جناب سارہؑ ۲۔ جناب ہاجرہؑ ۳۔ جناب مریمؑ ۴۔ جناب آسیہؑ اور میری بیٹیاں۔ ۵۔ جناب زینبؑ ۶۔ جناب ام کلثومؑ ۷۔ جناب فاطمہ کبریٰ ۸۔ جناب فاطمہ صغریٰ ۹۔ جناب سکینہؑ۔

جب وہ مومنہ خواب سے بیدار ہوئی تو وہ جمعرات کا دن تھا۔ محلہ میں چند عورتوں سے یہ خواب بیان کیا اور پھر جناب سکینہؑ کی کہانی سنائی۔ اور اسی طرح سناتی رہی جب تک اس کا شوہر آ گیا۔ ایک دن اس کا شوہر اپنے ساتھ بہت مال و اسباب لئے وارد ہو گیا۔ مومنہ خوش ہوئی اور اپنے سابقہ مکان میں چلی گئی۔ اور یہاں آ کر منت کے مطابق بخلوص نیت ملیدے کے لڈو بنا کر دلائی۔ دو لڈو تقسیم کئے اور انہیں لڈوؤں میں سے ایک اپنے شوہر کے بڑے بھائی کے گھر بھیجی۔ اور شوہر کے بھاوج کو دیا۔ دوسرا کیفیت مختصراً بیان بھی کر دی۔ اس مغرور بھاوج نے وہ لڈو فوراً واپس کرتے ہوئے کہا۔ یہ لے جاؤ ہم ایسی اینٹ پتھر چیزیں نہیں کھاتے۔ بیچاری مومنہ وہ لڈو واپس لے آئی اور بہ احترام خود کھا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ اب اس مغرور بھاوج کا حال سنیے۔

رات کو وہ مغرور عورت سوئی صبح کو جب اٹھی تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کے سارے بچے مرے پڑے ہیں۔ اور گھر کا سامان کل غائب ہے۔ یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئی

کے حواس جاتے رہے۔ دونوں بہت روئے۔ جب کئی دن گزر گئے تو پھر آپس میں
کہنے لگے یا اللہ! اب بھوک سے برا حال ہو رہا ہے۔ کیا کروں گھر میں ایک دانہ
بھی نہیں کہ کچھ کھاؤں۔ بالآخر شوہر نے بیوی سے کہا میری بہن کے یہاں چلو۔ گھر
میں تالا لگا کر دونوں چل پڑے۔ راستہ میں چنے کے ہرے بھرے کھیت نظر آئے
اس کے شوہر نے بہت سے بوٹے (ہرے چنے کے پیڑ) اکھاڑ کر بیوی کے ہاتھ میں
دیئے۔ عورت کے ہاتھ میں وہ بوٹے فوراً سوکھ کر گھاس ہو گئے۔ دونوں بہت
بہت گھبرائے اور پھینک کر آگے بڑھے۔ کچھ دور چل کر ایک تر و تازہ گنے کا
کھیت ملا۔ شوہر بھوک اور پیاس سے بیتاب تھا۔ گنے دیکھ کر بے قرار ہو گیا
پھر اس نے بہت سارے گنے کھیت سے توڑ کر بیوی کو دیئے۔ جوں ہی عورت
کے ہاتھ سے مس ہوئے سارے سوکھ کر لکڑی بن گئے۔ انہیں بھی پھینک کر
آگے بڑھ گئے۔ بوقت شام بہن کے گھر پہنچے۔ الگ کوٹھری میں بٹھایا گیا۔ پیچھے گھر
والوں نے کھانا کھایا۔ بہن نے بچا کھچا کر کے روٹیاں کو بھجوایا۔ یہ دونوں
کئی دن کے بھوکے تھے کھانا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ پھر دونوں کھانے بیٹھے
جیسے ہی پہلا نوالہ اٹھایا شدید بدبو آئی۔ اور دونوں سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ آخر بھوکے
سو گئے۔ صبح ہوئی تو شوہر نے بیوی سے کہا کہ یہاں پر جو بادشاہ ہے وہ میرا دوست
ہے چلو اس کے یہاں چلیں۔ دیکھو اس مصیبت میں وہ ہماری کیا مدد کرتا ہے
دونوں بادشاہ کے یہاں پہنچے خبردار نے اطلاع دی کہ حضور آپ کے پاس
ایک مرد اور ایک عورت آئے ہیں۔ بہت خستہ حالت میں ہیں۔ بادشاہ نے اندر
بلایا اور دیکھتے ہی پہچان لیا۔ فوراً تپاک سے ملا۔ پھر ان کے لئے ایک کمرہ خالی
کرایا اور کہا دونوں غسل کر کے آرام کرو۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے مہمانوں کو سات
قسم کا کھانا بھیجو۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق سات خوان ان دونوں کے سامنے لائے گئے

شوہر بہت خوش ہوا۔ بیوی سے بولا جلدی اٹھو۔ اللہ نے ہم کو نعمت بھیجی ہے۔ بیوی
ہاتھ دھو کر کھانے کے پاس آ بیٹھی۔ جیسے ہی کھانے کو ہاتھ لگایا۔ کھانا سڑ گیا۔ اور
کیڑے چلتے پھرتے نظر آنے لگے۔ اس کا شوہر حیران رہ گیا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ اگر
بادشاہ سے شکایت کرتے ہیں تو وہ ناراض ہو جائے گا کہ میں نے تو اچھا کھانا
بھیجا اور تم بدنام کرتے ہو۔ شوہر بہت گھبرایا بیوی سے کہنے لگا۔ اب کیا کریں
اتنا بہت سا کھانا سڑ گیا۔ بادشاہ کہے گا کہ ان لوگوں نے جادو کیا ہے۔ غرضیکہ
دونوں نے کھانا زمین میں دفن کر دیا۔ اور نوکروں کو برتن واپس کرا دیئے۔ اور دونوں
کے پریشانی میں اور بھی اضافہ ہوتا رہا۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ بیوی اسی سے
آپس میں محل میں بیٹھی۔ سامنے شہزادی اور رانیاں غسل کرنے جانے لگیں۔ اور
حمام کے قریب کے کھونٹی پر دونوں نے اپنے ہار لٹکا دیئے۔ لٹکاتے ہی وہ دونوں
ہار غائب ہو گئے۔ یہ عورت نے بھی دیکھا اور فوراً شوہر سے بولی اب خدا خیر کرے۔
شوہر نے پوچھا کیا ہوا۔ بیوی نے سارا واقعہ ہاروں کے فوراً غائب ہو جانے کا
بیان کر دیا اور یہ بھی کہا کہ اب یہاں سے جلدی نکل چلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بادشاہ
کہیں ہم پر الزام لگا کر ہم دونوں کو قید یا قتل کرا دے۔ چنانچہ یہ دونوں بغیر اطلاع
دیئے محل سے چل پڑے۔ چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہنچے اور سستانے کی
غرض سے بیٹھ گئے۔ شوہر نے بیوی کہا نہیں معلوم ہم سے کیا خطا ہو گئی ہے جو ہم پر
ایسا عذاب نازل ہے۔ بیوی بولی ہاں میں کہتی ہوں ضرور کوئی گناہ مجھ سے ہو گیا ہو
بہر حال اسی غور و فکر کے بعد بیوی نے شوہر سے کہا۔
ایک مرتبہ جب تمہارا بھائی تلاش معاش کیلئے پردیس گیا تھا اور عرصہ دراز
تک لاپتہ رہا۔ تمہارے بھائی کی بیوی جب بہت پریشان ہوئی تو ہمارے یہاں گھر بیٹھی
تھی کچھ دنوں بعد اس نے خواب دیکھا۔ ایک بی بی نقاب پوش آئیں اور بولیں کہ

اے مومنو! تم دس بی بیوں کی کہانی سن پاؤ گے۔ انشاء اللہ
جلد تیرا شوہر آجائے گا ورپانچ … تو بہت سا مال و زر بھی لائے گا۔ پشیمان …
خواب کے بعد … بی بی بجا وجہ برابر کہانی سنتی رہی یہاں تک کہ شوہر آ بھی
گیا۔ تب بی بی صاحبہ نے حسب ہدایت نقاب پوش بی بی، بخلوص نیت مید کے
لڈو … دو دوانی اور … تقسیم کئے۔ مجھے لڈو دیئے تو انہیں لینے سے
صرف انکار کیا … نیز کہا: یہ بنت پیغمبر کہلانے والی کہیں ہوں۔ وہ بچی
لڈو لے واپس چلی گئی۔ میں سمجھتی ہوں اسی کے بعد ہی سے ہم پر مصیبت نازل ہوئی
ہے۔ شوہر نے کہا: … تیرے غرور اور تکبر کے کرامات ہیں، جلدی توبہ
کر اور معافی مانگ تاکہ … اس آفت اور مصیبت سے نجات پائیں، ورنہ تباہ
ہو جائیں گے … دونوں میاں بیوی نے غسل کر کے نماز حاجات پڑھی اور گڑگڑا کر
دعا مانگی کہ … بی بی سے بنت رسول اللہ اس مصیبت سے
نجات … ہماری … کو معاف کر دیجئے۔ شوہر کہنے لگا ہمارے
پاس تو کچھ بھی نہیں … ہمارے … پھر یہ کہ کس نے ریت کٹھ کر کے
اس کے … بڑے خلوص نیت سے دس بی بی جان کی نذر کا ارادہ ہی کیا
تھا کہ … ہو گئے اور اس نے اس پر نذر دی۔ وہ وہیں …
پڑھ کے … شوہر نے کہا اب گھر چلو ہماری خطا
معاف ہو گئی ہے۔

اب وہ گھر پہنچے تو دیکھا مکان اصلی حالت پر ہے، بچے زندہ ہیں۔ نوکر
اپنے اپنے کام پر … ہر چیز اپنی جگہ موجود ہے۔ بچے تلاوت قرآن مجید کر رہے
ہیں۔ ماں باپ نے بچوں کو سینے سے لگایا اور بہت خوش ہوئے۔
اے پاک اور مقدس بی بیو! جس طرح آپ نے … عورت کی خطا معاف کی

اسی طرح کل مومنات کی خطائیں معاف ہوں اور سب کی دلی مرادیں بر آئیں۔

معجزہ حضرت عباسؑ علمدار

بارھواں معجزہ

آقائے برجندی مرحوم کتاب اسرار الشہادۃ میں تحریر فرماتے ہیں مجھے اس زمانے میں بعض معتبر لوگوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مومن[1] دیندار جو ابھی تک موجود ہے۔ وہ حضرت امام حسینؑ کی ہر روز زیارت کیا کرتا تھا مگر ابوالفضل العباسؑ کی زیارت کو ہفتہ میں صرف ایک بار جایا کرتا تھا۔ اس مرد مومن نے ایک مرتبہ جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ میں آپ کے سامنے حاضر ہو کر نہایت ادب سے سلام کیا لیکن انہوں نے اپنے رخ کو پھیر لیا۔ میں نے عرض کیا: شہزادی کونین! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ مجھ سے کس خطا پر ناراض ہیں؟ خاتون جنت نے ارشاد فرمایا: میں تجھ سے اس لئے ناراض ہوں کہ تو میرے ایک فرزند کی زیارت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی: اے مخدومہ عالم! میں تو ہر روز زیارت سے مشرف ہوتا ہوں۔ معصومہ نے فرمایا: إن تزور الحسين ولا تزور أبي العباس إلا قليلاً۔ تو میرے بیٹے حسینؑ کی زیارت تو روز کرتا ہے مگر میرے بیٹے عباسؑ کی زیارت کو بہت کم جاتا ہے، تیری یہ بات ہم کو ناپسند ہے۔

[1] آقائے برجندی کے زمانے میں یہ شخص موجود تھا۔

تیرھواں معجزہ

ایک شہر میں دستور تھا کہ وہ محرم کے دنوں میں شبیہیں بنا کر عزاداری کیا کرتے تھے۔ ایک سال انھوں نے ایک نوجوان کو حضرت عباسؑ کی شبیہ بنایا جو نابینا کا بیٹا تھا۔

اُس نے اپنے بیٹے کو غصّہ میں آکر کہا "میں تجھے حضرت عباسؑ کا فدائی تب جانوں کہ تو مجھے اپنے بازو کاٹ کر دے دے"۔ بیٹا راضی ہوگیا اور باپ نے غیظ و غضب سے مغلوب ہو کر اُسکے دونوں بازو کاٹ دیئے۔ اس کی زوجہ کو خبر ہوئی تو اس نے خاوند کو بہت لعن طعن کی۔ شوہر نے غصہ میں آکر بیوی کی زبان کاٹ دی اور بیٹے کے کٹے ہوئے بازو اس کی گود میں ڈال کر ماں بیٹے دونوں کو گھر سے نکال دیا۔

ماں اور بیٹا دونوں ایک امام باڑہ میں گئے جہاں تعزیہ رکھا ہوا تھا وہاں منبر کے آگے سر جھکا کر رو رو کے دعائیں مانگنے لگے۔ اسی اثناء دیکھا کہ چند بی بیاں اسی امام باڑے میں داخل ہوئیں جن کے لباس سے عظمت اور جلال جھلکتا تھا۔ ان میں سے ایک بی بی نے اس عورت کی کٹی زبان پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ اس کی زبان درست ہوگئی۔ پھر حضرت عباسؑ کی دعا سے اس کے بیٹے کے کٹے ہوئے بازو صحیح ہوگئے۔ پھر اس جوان نے حضرت عباسؑ کے ہاتھ پر بوسہ دینا چاہا تو حضرت نے فرمایا کہ میرے دونوں بازو قطع شدہ ہیں اور یہ قیامت تک اسی طرح رہیں گے تاکہ قیامت میں داورِ محشر کے حضور میں پیش ہو کر مومنوں کو بہشت میں لے جاؤں۔

چودھواں معجزہ

علامہ آقا شیخ محمد باقر بیرجندی قائنی کبریت احمر میں تحریر فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض اساتذہ سے سنا ہے کہ کربلا میں ایک جوان صالح لڑکا تھا وہ بیمار ہوا

اُسکا باپ اُسے حضرت ابوالفضل العباسؑ کے روضۂ اقدس میں رات کو لے گیا اور ضریح مبارک سے باندھ دیا۔ اور خدائے تعالیٰ سے حضرت عباسؑ کے توسّط سے لڑکے کی صحت کے لئے دعا کی۔

صبح کو موصوف کا ایک دوست آیا اور بولا رات کو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے وہ میں تم کو سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آقائے نامدار حضرت عباسؑ علمدار بارگاہِ الٰہی میں تمہارے فرزند کی صحت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اسی اثناء ایک فرشتہ رسولِ خدا کی طرف سے حضرت ابوالفضل کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا "اے عباس بن علی بن ابی طالب! آپ اس بیمار کیلئے سفارش نہ کریں اس کے دن پورے ہو گئے ہیں۔ اور اس کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے زندگی کی مدت ختم ہو چکی ہے"۔ حضرت عباسؑ نے فرشتہ کو جواب دیا "تم حضورؐ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ اس بچے کے وجود میں سرکار ختمی مرتبت کے وسیلے سے خداوند عالم سے اس نوجوان (بیمار) کے شفاء کی درخواست کروں گا۔" دوبارہ رسولِ کریمؐ کی خدمت میں وہ فرشتہ پہنچا اور پیغام حضرت ابوالفضل العباسؑ بیان کیا۔ پیغمبرِ خدا نے فرشتہ سے فرمایا تم پھر عباسؑ کے پاس جاؤ اور وہی بات جو میں نے پہلے کہی تھی اُن سے کہو۔ چنانچہ فرشتہ نے حضرت عباسؑ سے دوبارہ کہا۔ حضرت عباسؑ نے بھی وہی بات کہہ کر پھر واپس فرشتہ کو کیا۔ بہر حال اسی طرح جب فرشتہ تیسری بار پھر حاضر ہوا اور محبوبِ داور کا پیغام سنایا تو حضرت عباسؑ علمدار کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر خود خدمتِ رحمۃ للعالمینؐ میں حاضر ہوئے بعد درود و سلام عرض کیا "یا محبوبِ خدا وَلَيْسَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمَّانِيْ بِبَابِ الْحَوَائِجِ وَالنَّاسُ جَعَلُوْا ذَالِكَ۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام "باب الحوائج" رکھا

ہے اور لوگوں کو بھی یہ بات معلوم ہے۔ اس لئے میرے پاس آتے ہیں۔ اور مجھ کو وسیلہ بارگاہِ ایزدی میں قرار دیتے ہیں۔ اگر درخواست کی نامنظوری ہی مقصود ہے تو پہلے میرا خطاب " واپس لے لیجئے۔ پھر مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ یہ سن کر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسکرائے اور پھر فرمایا "عباسؑ! جاؤ، اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ تم بلاشبہ "باب الحوائج" ہو تم جس کے لئے چاہو سفارش کرو۔

چنانچہ اس نوجوان بیمار کو بواسطہ حضرت عباسؑ، اللہ تعالیٰ نے صحت کامل عطا فرمائی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں تم کو یہ خواب سنانے آیا ہوں۔ اس کے بعد جو اس شخص نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو شفایاب پایا!

چٹ پٹ بی بی کی کہانی

پندرھواں معجزہ

ایک بی بی زعفرانی تھیں۔ گھر کی غریب، اور گودی بھی اولاد سے خالی، گھر میں بجز شوہر کے اور کوئی نہ تھا۔ شوہر محنت مزدوری کرکے جو دن بھر پاتا تھا اسی میں کھانے پینے کا انتظام کرتا تھا۔ یونہی گذر بسر ہوتی تھی۔ زیادہ تر فاقہ سے بسر ہوتی تھی لیکن میاں بیوی دونوں خدا پرست رہ کر صبر سے کام لیتے تھے رفتہ رفتہ عمر بھی گذرتی گئی۔ اب ضعیفی کا وقت آنے لگا۔

دل ملول رہتا تھا۔ کیونکہ بعد ان کے نسل باقی رہنے کی امید نہ تھی۔ ایک دن ایک ضعیفہ بی بی تشریف لائیں۔ پوچھا کیوں بی بی زعفرانی تم کیوں آج کل بہت غمگین رہا کرتی ہو، کوئی خاص بات ہو تو بیان کرو۔ یہ تو معلوم ہے کہ ضعیفی اور بیکسی میں چھوڑ دیا ہے۔ اس کا تم کو غم بھی نہیں ہے۔ ہمیشہ تم نے صبر و شکر سے زندگی بسر کی ہے۔ اب کیا نئی بات ہے؟

بی بی زعفرانی نے جواب دیا۔ بی بی کیا کہوں قسمت کی بات ہے۔ غریبی تو غریبی ہی ہے میں اس عمر تک اولاد سے بھی محروم ہوں۔ بی بی ضعیفہ نے کہا "بیٹی غم نہ کرو۔ اللہ کے اختیار میں سب کچھ ہے وہ چاہے جسے مُردہ کردے جسے چاہے زندہ کردے، سوکھے درخت کو ہرا کردے، بے اولاد کو صاحبِ اولاد کردے۔

اچھا تم چٹ پٹ بی بی کی کہانی مان لو۔ خداوند تعالیٰ تمہاری مشکل آسان کردے گا۔ یہ کہہ کر بی بی ضعیفہ تشریف لے گئیں۔ زعفرانی بی بی نے فوراً کہانی مان لی خدا نے اس کو ایک فرزند حسین و جمیل عطا فرمایا۔ اولاد سے گھر آباد ہوگیا۔ زعفرانی بی بی کو منت پوری کرنے کا خیال آیا۔ فکرمند ہوئی کہ کیونکر منت پوری کروں۔ ضعیفہ سے ترکیب پوچھی

پوچھی کہ جب منّت پوری ہو جائے تو کس طرح منّت اتاری جائے۔ اتنے میں شام ہو گئی۔ دیکھا کہ ایک نقاب پوش ضعیفہ تشریف لائیں اور بولیں "تم نے ابھی تک منّت نہیں اتاری؟" سوالی عورت ان کے قدموں پر گر پڑی اور گڑگڑا کر بولی "میں آپ کو برابر یاد کرتی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ تشریف لے آئیں۔ آپ کی بتائی ہوئی منّت سے آج میری گود میں ایک بچہ نظر آ رہا ہے۔ مگر میں نے آپ سے منّت اتارنے کی ترکیب نہیں پوچھی تھی۔ اب آپ بتائیں کیونکر منّت اتاروں؟" بی بی ضعیفہ نے کہا "پانچ ڈلی مکاد اور کہانی جو کہوں وہ بغور سن لو۔ ڈلی کو کاٹ ڈالو۔ کہانی کہنے والے کو دو حصّے کہانی سننے والے کو بھی دو حصّے اور لانے والے کو ایک حصّہ تقسیم کر دو۔" پھر بی بی ضعیفہ نے کہانی کہنی شروع کر دی۔

ایک روز امیر المومنینؑ کچھ آٹا جو کا لائے اور جناب فاطمہ زہراؑ کو دیا کہ اس کی روٹیاں تیار کرو۔ آج تمہارے پدر بزرگوار رسولِ خدا کو میں نے کھانے پر مدعو کیا ہے۔ جناب سیّدہؑ نے خوشی خوشی آٹا خمیر کیا اور روٹیاں تیار کیں۔ جناب رسولِ خدا بعد نماز مغرب تشریف لائے۔ جناب سیّدہ نے دسترخوان بچھایا۔ محسن پاک باپ نے ایک ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اور جب پیغمبرِ اکرم رخصت ہونے لگے تو جناب سیّدہؑ نے عرض کی بابا جان! اسی طرح کل میری طرف سے کھانا نوش فرمائیے۔ آنحضرتؐ نے قبول فرمایا۔ پھر حضرت علیؑ کہیں سے جو کا آٹا لائے اور جناب سیّدہؑ نے کھانا تیار کیا۔ بعد نماز مغرب پھر رسولِ خدا تشریف لائے اور سب کے ساتھ کھایا۔ جب آپؐ واپس جانے لگے تو حضرت امام حسنؑ نے بہت ادب سے عرض کی نانا جان! میری طرف سے بھی دعوت قبول فرمائیے۔ ارشاد ہوا "اچھا بیٹا تمہاری دعوت بھی قبول۔" پھر کھانے کے انتظام ہوئے اور جناب رسولِ کریم تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔ جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت امام حسینؑ نانا جان کے گلے میں باہیں ڈال دیں اور بولے نانا جان کیا مجھ

کو محروم رکھیے گا؟ نانا سمجھ گئے، فرمایا بیٹا حسینؑ تمہاری بھی دعوت قبول ہے۔ حسبِ دستور پھر سامان کھانے کے فراہم ہوئے اور نبی کریمؐ تشریف لائے۔ جب کھانے وغیرہ سے فراغت پا کر آپ رخصت ہونے لگے تو فضہ (کنیز) دروازہ تک پہونچی۔ آئی اور دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ! یہ کنیز بھی آرزومند ہے کہ حضور کل میری طرف سے دعوت قبول فرمائیں۔ حضرتؐ نے درخواست قبول فرمائی۔ اتفاق سے فضہ کو سامان خورد و نوش مہیا نہ ہو سکے۔ ادھر شام ہونے کو قریب آئی مگر کسی سے اس سلسلہ میں کچھ تذکرہ نہ کیا۔ (وہ ماہِ رمضان المبارک کا تھا) جب رسولِ خدا نمازِ مغرب سے فارغ ہو چکے تو جبرئیلِ امین نازل ہوئے اور فرمایا "یا حبیبِ خدا آج آپ کا افطار فضہ کے گھر پر ہے۔" رحمتِ دو عالم اور روانہ ہو گئے۔ دروازہ پر پہنچ کر دستک دی۔ اور آواز بلند بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا اے علیؑ تم رسول ہم ہو۔ جناب سیّدہؑ آواز پہچان کر دروازہ تک آئیں مگر کسی قدر متعجب بھی تھیں کہ آج بابا جان نے کیوں تکلیف فرمائی کیونکہ افطار کے لیے کچھ نہ تھا۔

الغرض رسولِ خدا اندر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد بیٹی سے بولے "اے پارۂ جگر! آج ہم فضہ کے مہمان ہیں۔" جناب سیّدہ نے فضہ کو بلا کر فرمایا "اے فضہ تو نے رسول اللہ کو کھانے کی دعوت دی لیکن ہم سے ذکر بھی نہیں کیا۔" فضہ نے عرض کی "یا امیرہ! مجھے گھر کے حالات خوب معلوم ہیں اس لیے تذکرہ نہ کر سکی۔ سوچا تھا کہ میں خود انتظام کر دوں گی۔" یہ کہہ کر فضہ نے وضو کیا اور گوشہ میں جا کر دو رکعت نمازِ حاجت ادا کی اور دونوں ہاتھ اٹھا کے بے حد گڑگڑا کر بولی "اے خالقِ ہر جسد و ہستی میں تیرے حبیب کی بیٹی کی کنیز ہوں اور تیرے حبیب کو مہمان کیا ہے تو جانتا ہے میں کیا ہوں اس لیے تجھے تیری کبریائی کا واسطہ دیتی ہوں کہ میری لاج رکھ لے اور اپنے محبوب اور ان کی آلِ پاک سے سرخرو کر دے۔" ابھی فضہ دعا کر ہی رہی تھی کہ سارا گھر کھانے کی خوشبو سے مہک اٹھا۔ پھر فضہ نے دیکھا کہ پہلو میں ہر قسم کی نعمت رکھی ہے۔ فوراً وہ خوان لے کر فضہ

دی عبادت و برکت رسول ہوئی۔ جناب ختمی مرتبت نے دریافت فرمایا کہ قصہ کیا ہے،
بیان پایا۔ انفضہ نے جواب میں عرض کیا جس کے صدقے پر میں نے حضور کو مدعو کیا
اس کی سے کچھ ہے یعنی بی بی علیہا السلام فضہ سے پایا ہے۔

(معجزات)

باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

پہلا معجزہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ضعیفہ ایک جھونپڑی میں رہتی تھی۔ اس کے ایک فرزند تھا سعید حیدر اس کا نام تھا۔ جنگل روزانہ جاتا اور لکڑیاں جمع کرتا۔ ان کو فروخت کرتا اور دونوں ماں بیٹے اپنی مصیبتوں میں گزارہ کرتے اور خدا کا شکر ادا کرتے۔ اسی طرح اس لڑکے کی عمر شادی کی ہوگئی۔ اتفاق سے ایک دن سعید حیدر بادشاہ وقت کے محل کی طرف سے گزر رہا تھا کہ بادشاہ کی لڑکی جو نہایت ہی خوبصورت تھی۔ پر سعید حیدر کی نظر پڑ گئی۔ اس نے فوراً اپنی نگاہ نیچی کر لی۔ مگر دل میں کہنے لگا۔ میں ایک غریب مزدور ہوں کہاں اس لڑکی سے میری شادی کس طرح ہو سکتی ہے۔ بادشاہ ہرگز اس کی شادی میرے ساتھ کرنا پسند نہ کرے گا۔ یہی سوچتا ہوا گھر آیا اور گھر آتے ہی چارپائی پر لیٹ گیا۔ رات کا کھانا نہ کھایا۔ نہ اپنی والدہ سے بات کی۔ والدہ کو سعید حیدر کی طرف سے فکر دامنگیر ہوئی اور کہنے لگی کہ بیٹا آج خلاف عادت تم کیوں خاموش ہو۔ نہ کھانا کھایا اور نہ بات کی۔

کیا کچھ طبیعت ناساز ہے یا کوئی رنج ہے۔ بہت اصرار کے بعد سعید حیدر نے کہا کہ آج میں بادشاہ کے محل کے پاس سے گزر رہا تھا کہ بادشاہ کے محل کے بالاخانے پر بادشاہ کی لڑکی کھڑی تھی جو نہایت خوبصورت ہے۔ اگر میں اس سے شادی کرنا چاہوں تو بادشاہ ہرگز میرے ساتھ اس کی شادی نہ کرے گا۔ یہ بات سن کر اس کی والدہ نے تسلی دی اور کہا کہ گھبراؤ نہیں۔ کل صبح ہم جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو ہمارے ساتویں امام ہیں۔ ان کو تمام ذکر سنا دیں گے اگر قسمت میں ہے تو ان کی مدد سے آسان ہو جائے گا۔ ناامید نہ ہونا چاہیے۔ خدا مالک ہے۔ وہ جب چاہے تو دلی مراد حاصل کر دے وہ دروازہ کھولتا ہے۔

یہ سن کر لڑکے نے کچھ نہ کھایا۔ اور دوسرے دن والدہ اور بیٹا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی کے بعد اپنا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے سن کر امید دلائی اور کہا خدا سب کا کارساز ہے اس کے لیے غریب اور امیر یکساں ہیں۔ تم جنگل سے چند اینٹیں لاؤ۔ کچھ پتھر اور کچھ مٹی اور کچھ جو تھائی اور کچھ کنکریاں۔ جب ماں بیٹے نے اینٹیں وغیرہ لا دیں تو آپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کپڑا ڈال دیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی۔ ان کی دعا کی برکت سے فوراً اینٹیں سونے چاندی کی بن گئیں اور کنکریاں یاقوت، زمرد، پکھراج، نیلم وغیرہ جیسے جواہرات بن گئے۔ پھر لڑکے سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جا کر پیغام بیان کرو۔

جب کہ سعید حیدر حسب حکم امام بادشاہ کے پاس گیا۔ اس کے دائیں بائیں دو وزیر بیٹھے تھے۔ بادشاہ نے دیکھ کر کہا کہ یہ کون آ رہا ہے۔ اس کا ساتھ ... دائیں جانب کے وزیر نے کہا آنے دو کوئی حرج نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی مقصد سے آیا ہے۔ بائیں جانب والے وزیر نے بادشاہ کے کہنے کے مطابق اس کو روکا۔ لیکن دوسرے

وزیر کے سمجھانے پر اس کو بادشاہ کی ملاقات کی اجازت مل گئی۔ تو وزیر نے پوچھا کیا کہنا چاہتے ہو بیان کرو۔ تب اس لڑکے نے اپنا مقصد بیان کیا۔

یہ سن کر بادشاہ بگڑ گیا اور کہا کہ اس کو سزا دو یہ اس پھٹے حال سے میری لڑکی سے شادی کی خواہش رکھتا ہے۔ مارو جلدی۔ مگر وزیر صاحب نے وزیر نے بادشاہ کو پھر سمجھایا اور کہا کہ بادشاہ سلامت ناراض نہ ہوں۔ جب لڑکی جوان ہے تو اس کے لئے بڑے پیغام آتے ہی ہیں۔ آپ اس کو دھکے دے کر نہ نکالیں بلکہ کچھ شرط لگائے دیتے ہیں۔ اس سے شرط پوری ہو گی نہ دوبارہ آئے گا۔

بادشاہ یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ وزیر نے کہا۔ صاحب زادے سونے چاندی کی جتنی بھی اینٹیں ہو سکے ہو لے آؤ۔ اور جواہرات بھی لاؤ۔ اگر تم نے یہ چیزیں پیش کر دیں تو تم کو بھی فرزندی میں لینا منظور کر لیا جائے گا۔ یہ سن کر سعید حیدر نے عرض یا ور دو مدد کو لیکر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو اور تمام احوال جو کچھ بھی اس کے ساتھ بادشاہ کے یہاں گزر چکا تھا بیان کر دیا۔ حضرت نے فرمایا اچھا۔ یہ کل تم سونے چاندی کی اینٹیں اور تمام جواہرات لیکر بادشاہ کے پاس جاؤ۔

جب دوسرا دن ہوا تو تمام اینٹیں اور جواہرات لیکر بادشاہ کے دربار میں گیا اور بادشاہ کے سامنے رکھ دیا۔ وزیر دربار سے جواب پوچھا۔ نظر دیکھ تو سونے چاندی کی اینٹوں اور جواہرات سے تمام دربار جگمگا اٹھا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ دنگ رہ گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ چیزیں تو میرے خزانہ میں بھی نہیں ہیں۔ اسی قدر وسیدہ حال اس لڑکا دو بیٹے میں یہ جواہرات اور سونا چاندی کہاں سے لے کر آیا ہے۔ لیکن پھر بھی اپنی دانست میں بادشاہ نے نہایت غور و فکر کے بعد حکم دیا کہ یہ سب کچھ خزانے میں پہونچا دو۔ اور لڑکے کو دربار سے نکال دو۔ مگر وزیر نے اس

کو سمجھایا اور کہا کہ آپ یہ نہ کریں۔ جب اس نے مال و جواہرات ہماری شرط کے مطابق لے آیا ہے تو اس کے گھر بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا۔ بیمار لڑکا آپ کو دے گا۔ خدا کے نام پر منظور کر لیں۔

چنانچہ وزیر کے سمجھانے سے بادشاہ کی سمجھ میں آگیا۔ اور اس نے شادی کا اقرار کر لیا۔ سعید حیدر دربار سے خوش خوش رخصت ہوا اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہو کر تمام احوال ماجرہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اب تمہارے ساتھ شادی ہو جائے گی۔ اب جا کر دن تاریخ مقرر کرو۔ اور شادی کر لو۔ الغرض نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے اپنی خوبصورت لڑکی کی شادی سعید حیدر کے ساتھ کر دی۔ جہیز میں بہت کچھ زر و زیورات اور ساز و سامان اپنی بیٹی کو دیا۔ لیکن سعید حیدر نے اپنی دلہن کو اسی جھونپڑی میں لا کر اتار دیا۔ لڑکی جھونپڑی کو دیکھ بہت حیران و پریشان اور رنجیدہ ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ سوائے میرے سامان کے اس جھونپڑی میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کیا ماجرہ ہے۔ کچھ دیر سوچتی رہی۔ پھر لڑکے سے کہنے لگی۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ تم نے مجھے اس جھونپڑی میں لا کر اتارا اور آپ کے گھر میں سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ کل جب میرے عزیز و اقارب مجھے دیکھنے آئیں گے تو وہ کیا کہیں گے۔ لڑکے نے جواب دیا پریشان نہ ہوں انشاء اللہ صبح کو سب کچھ ہو جائے گا مصلحت وقت کی وجہ سے یہاں اتارا ہے۔ خیر وہ خاموش ہو گئی جب صبح ہوئی تو یہ لڑکا حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ لڑکی نے کہا تھا۔ اور جو کچھ اس کو بادشاہ نے جہیز میں دیا تھا تمام حال سے آگاہ کیا۔ حضرت نے فرمایا اگر گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ابھی تھوڑی ہی دیر میں سب کچھ ہوا جاتا ہے۔

چنانچہ امام نے زعفر جن کی اولاد میں سے ایک جن کو بلایا اور فرمایا کہ ساز و سامان سے سجا ہوا ایک محل فوراً لاؤ اور وہاں پہونچا دو۔ جن نے حکم امام کی تعمیل

کی۔ ور ایک لا کر حاضر کیا کہ جس میں عجیب و غریب سامان آرائش موجود کہ کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا۔ جب محمد سعید حمید رجب اپنی دلہن کو اس محل میں لے گیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔ جب دلہن کے عزیز اس کو لینے آئے تو محل کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے
بہرحال جب عزیز اس کو لیکر واپس گئے تو سادات کو بتایا کہ یہ سامان محل ہے وہ بہت خوش ہوا۔ اب یہ لڑکی آنے جانے لگی خوش و خرم رہتی رہی۔ ایک دن لڑکے سے کہنے لگی۔ یہ بتاؤ کہ آپ پہلے حال سے کیوں رہتے تھے اور پہلے مجھے جھونپڑی میں کیوں لائے اور خود اس جھونپڑی میں کیوں رہتے تھے۔ تب اس نے تمام گذشتہ ذکر سنایا اور کہا کہ اس طرح میں تم کو دیکھ کر غمزدہ ہوا اور میری والدہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گئیں اور جو کچھ تمہارے گھر سونا، چاندی، جواہرات وغیرہ لے گئے تھے اور جو کچھ اب تمہارے سامنے موجود ہے وہ سب امام علیہ السلام کا عطا کردہ ہے ورنہ میں تو ایک بہت ہی غریب آدمی ہوں۔

پھر اس لڑکی نے کہا کہ ان امام کی خدمت میں مجھے بھی لے چلو۔ چنانچہ سعید حمید اپنی دلہن کو امام کی خدمت میں لے گیا۔ جب اس نے امام کو دیکھا تو ان کے قدموں پر گر گئی اور اس قدر معتقد ہوگئی کہ جان نثار کرنے لگی۔ یہ معجزہ سن کر اس کے عزیز اقارب بھی ایمان لے آئے۔

جس مومن کو کوئی مشکل درپیش ہو وہ یہ کہانی گیارہ دن پڑھے۔ انشاء اللہ بطفیل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بہت جلد مراد پوری ہوتی ہے۔ اعتقاد شرط ہے بعد میں جب مراد مل جائے تو امام علیہ السلام کی نیاز نہایت پاکیزہ طریقہ سے تیار کر کے دلا دیں۔

باب مناجات

مناجاتِ بارگاہ جنابِ فاطمۃ الزہراؑ

(۱)

بابا نے ترے اُمتِ عاصی کو بچایا
خود رنج اٹھائے ہیں و رنج سے بچایا
شہرت ہے ترے شوہر نے ہر قاتل کو بچایا
خوشنودیٔ رب کیلئے گھر بیٹے نے پایا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۲)

اب لب پہ مرے نامِ تو تشنہ لب آیا
سُن کر ترے گنبد کا میں نام و نسب آیا
سائل ترے در پہ نہیں ہے بے سبب آیا
للہ ذرا پوچھو کہاں سے ہے کب آیا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۳)

سائل کو جھڑکنے کی تو عادت نہیں تیری
مخفی کوئی دنیا میں سخاوت نہیں تیری
عصیاں بھی کل ہوئے شفاعت نہیں تیری
غیروں سے کہوں کچھ یہ عادت نہیں تیری
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۴)

سائل ہوں ذرا زوجۂ حیدر مری سن لے　　خالق کیلئے بنتِ پیمبر مری سن لے
ہے مریم و سارہ سے تو بہتر مری سن لے　　اے والدۂ محسن و شبر مری سن لے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۵)

دشمن بھی جو سائل ترے گھر آگیا بی بی　　کچھ اپنی تمنا سے سوا پا گیا بی بی
یہ غم تو مرے دل کو بس اب کھا گیا بی بی　　کیوں راز نہ تقدیر کا سمجھا گیا بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۶)

بے جا تو یہ کچھ مانگنا میرا نہیں بی بی　　کچھ پہلے پہل کا تو یہ پھیرا نہیں بی بی
محروم رہے سائل یہ شیوہ نہیں بی بی　　سائل کوئی خالی کبھی پھیرا نہیں بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۷)

کیوں حکم مجھے ثانیٔ مریم نہیں ہوتا　　کیوں عقدہ حل رنج و غم کم نہیں ہوتا
کیوں بنتِ شہنشاہِ دو عالم نہیں ہوتا　　کیا دیر ہے کیوں فضل در اعظم نہیں ہوتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۸)

غیرت کا تقاضہ ہے یہ شکوہ نہیں بی بی　　اظہارِ وفا اپنا طریقہ نہیں بی بی
مجبور ہیں کیوں جائیں یہ شیوہ نہیں بی بی　　اس در کے سوا اور وسیلہ نہیں بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۹)

بخشی ہے مجھے دولتِ ایماں بھی تم نے　　مشکل میں مدد کی ہے سدا آپ ہی نے
پہلے بھی کرم مجھ پہ کئے حق کے ولی نے　　بھولا نہیں ہوں یاد دیا ہے جو علی نے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۰)

اکثر ہمیں آفات سے بی بی نے بچایا　　غم سے بھی کئی مرتبہ آ کے چھڑایا
محتاجی میں اکثر ہمیں چادر میں چھپایا　　آیا ہے تمہارے لئے تطہیر کا سایا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۱)

معلوم ہے بالکل مجھے بی بی کا طریقہ　　شوہر سے کبھی اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
بچوں کے لئے یاد ہے دامن کا پکڑنا　　یوں ہی مرے مقصد کو کرا دیجئے پورا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۲)

سائل ترا اب غیر کے گھر جا نہیں سکتا
اوروں کا دیا تیری قسم کھا نہیں سکتا
تو چاہے جو خود ہی سے تو کیا آ نہیں سکتا
جبریل ترے کہنے سے کیا لا نہیں سکتا

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۳)

اب ہمیں عطا خالقِ پروا سے ہو بی بی
وہ شوق مجھے فرقتِ قرآں سے ہو بی بی
تکلیف نہ وسواس کی شیطاں سے ہو بی بی
مقبول دعا میری دل و جاں سے ہو بی بی

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۴)

آرام زمانے میں مجھے آج نہ کل ہے
ہر وقت مری آنکھوں میں تصویرِ اجل ہے
بس ناز ہے تم پر یہی میرا عمل ہے
یوں مانگنا میرا بخدا بے محل ہے

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۵)

مصحف نے کیا ناز تلاوت پہ تمہاری
ہے شانِ نبی صاف شباہت پہ تمہاری
خالق کو محبت ہے سخاوت پہ تمہاری
نازاں ہیں گنہگار شفاعت پہ تمہاری

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۶)

اللہ نے دکھلایا ہمیں فاطمہؑ کا گھر
یاں مجھ کو نبیؐ لے گئے اور خالقِ اکبر
بی بی مری جانب بھی ذرا کہہ دو یہ جھک کر
اب وقتِ مصیبت ہے بچا لیں مجھے حیدرؑ

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۷)

وہ حال ہے میرا جو نہیں قابلِ تحریر
برگشتہ زمانہ ہے تو دشمن فلکِ پیر
محتاج و پریشاں ہوں نہیں کچھ مری توقیر
فریاد ہے فریاد ہے اے مادرِ شبیرؑ

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۸)

کیا جا کے کروں غیر کے گھر ہو بھی تو ایسا
پوری ہو تمنا کوئی در ہو بھی تو ایسا
خود جھیلے مصائب کو جگر ہو بھی تو ایسا
ہر ایک کی سن لے جو بشر ہو بھی تو ایسا

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۹)

یا فاطمہؑ (آمنۂ اطہر کا تصدق
قاسمؑ کا تصدق علی اکبرؑ کا تصدق
اصغرؑ کا اور عباسؑ دلاور کا تصدق
کلثومؑ کا اور زینبؑ مضطر کا تصدق

چھٹروا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۲۰)

بے ختم سخن اب مجھے شیطاں سے چھڑا دو　　سجادؑ کے صدقے میں مرے دکھ کو گھٹا دو
جو دل میں تمنا ہے کبھی حق سے دلا دو　　ہے شوقِ زیارت مجھے زیارت تو کرا دو

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہراؑ تمہیں بچوں کی قسم ہے

✱

مُناجات بارگاہِ ربّ العزّت

(عملیہ)

(۱)

مالک کیا ہے تو نے جسے مشرقین کا　　تخت جس کا ہے فاتحِ بدر و حنین کا
جس کے لئے ہے غلغلہ پر شور و شین کا　　صدقہ جنابِ فاطمہ کے نورِ عین کا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۲)

یا رازقَ العباد و یا خالقَ النجوم　　یا دافعَ البلاء و یا کاشفَ الغموم
بندوں پہ تیرا فضل و کرم ہے علی العموم　　گردش میں آج کل ہے مرا بختِ شوم

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۳)

مختارِ کائنات ہے تو اے ربِّ پاک ذات　　مردے کو بخش دیتا ہے تو خضر کی حیات
تیرے سوا نہیں ہے کسی کو یہاں ثبات　　صدقہ رسولِ پاک کا دے رنج سے نجات

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۴)

تو سب کا کارساز ہے اے ربِّ بے نیاز　　محمود تیرا نام ہے بندہ ہوں میں ایاز
ظاہر ہے تجھ پہ جو کہ ہے بندے کے دل میں راز　　تیرے سوا ہے کون کروں آج جس پہ ناز

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۵)

تو بادشاہِ خلق ہے اے ربِّ مشرقین　　تسکین تجھ سے ہوتی ہے دل کو جگر کو چین
یا رب ادا ہو جلد مرے سب کا دین　　مطلوب ہے بلا دے مجھے فاتحِ حنین

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۶)

حاجت روائی کر مری اے ربِّ دوسرا　　صدقہ نبی کی روح کا کر رنج سے رہا
معبود تیرا عبد ہے آفت میں مبتلا　　تیرے سوا میں کس سے کہوں دل کا مدعا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۷)

جیسا تو بادشاہ ہے ویسا ہی ہے وزیر　　تیرے وزیر کا نہیں کونین میں نظیر
رحمت سے تیری پایا ہے کیا رتبہ کبیر　　امت کا خیرخواہ رسولوں کا دستگیر

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۸)

محبوبِ کبریا ہے لقب شافعِ انام　　گردوں پہ قدسیوں نے کیا جس کو سلام
جبرئیل در پہ لاتے تھے جس کے سدا پیام　　صدقے میں اس کے بخش دے میرے گنہ تمام

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۹)

یارب ترے نبیؐ کا وصی بھی ہے لاجواب　　وہ آفتابِ دیں ہے تو شبیر ماہتاب
تیری جناب سے اسے کیا کیا ملے خطاب　　خیبرکشا، امیرِ عرب اور بوتراب

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۰)

بخشے علیؑ کے سب پہ ہیں عالم میں آشکار　　زوجہ علیؑ کی بتولؑ سی حیدر کو غمگسار
بنتِ رسولؐ، مریمؑ و حواؑ کا افتخار　　دیتا ہوں واسطہ اسی بی بی کا کردگار

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۱)

یارب میں تجھ کو دیتا ہوں شبرؑ کا واسطہ　　جس کو خطاب سیدِ معصومؑ کا ملا
جو زہر سے شہید تری راہ میں ہوا　　صدقہ حسنؑ کی روح کا امداد کر خدا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۲)

اے کردگار بہرِ شہنشاہِ کربلا　　معراج کو حسینؑ کے کر رنج سے رہا
یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں فدا　　دیتا ہوں واسطہ میں اسی روحِ پاک کا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۳)

جس نے کہ تیری راہ میں سب گھر کیا نثار　　شانے کٹے ہیں جس کے بہ تیغِ آبدار
نوکِ سناں سے جس کا کلیجہ ہوا فگار　　بہرِ جنابِ زینبؑ و کلثومؑ کردگار

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۴)

یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں اسیر　　بیمار ہے جس کو ستاتے رہے شریر
دادا کو جس کے تو نے کیا خلق کا امیر　　زین العباؑ کا واسطہ اے قادرِ قدیر

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۵)

اے کردگار طفلی میں جو قید میں رہا — بابا کے ساتھ شام میں جس پہ ہوئی جفا
حلقہ رسن کا جسکے گلے میں رہا بندھا — صدقہ امامؑ باقرِ عالی مقام کا
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۶)

یارب ہمارے جعفرِ صادقؑ ہیں جو امام — جس نے تری جناب سے پایا ہے احتشام
روضہ پہ جسکے آتے ہیں قدسی پئے سلام — حاصل ہوں دل کے مقصد و مطلب مرے تمام
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۷)

اے ذوالجلال موسیٰؑ کاظم ہے جسکا نام — جسکو جہاں میں شاہ تواں تو نے کیا امام
اور اپنے قربِ خاص میں تو نے دیا مقام — دنیا میں مومنین ہیں مسرور و شادکام
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۸)

بہرِ رضاؑ نجات اے کل کے بادشاہ — خشکی میں میری ہوتی ہے کشتی یہاں تباہ
روضہ کو جس کے تو نے کیا عرش بارگاہ — اسکے غلام پر بھی رہے لطف کی نگاہ
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۱۹)

یارب تقیؑ ہے جو کہ دو عالم کا مقتدا — تقویٰ بھی جس کے نام سے ممتاز ہو گیا
مذکور جس کا آیا ہے قرآں میں جابجا — اس دامِ قرض سے مجھے اب جلد کر رہا
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۲۰)

دیکر نقیؑ کا واسطہ کرتا ہوں یہ دعا — دل جس سے ہو غنی مجھے دولت وہ کر عطا
کھٹکا نہ ہو صراط کا نے خوف حشر کا — برکت دے میرے رزق میں یارب نہ دوسرا
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۲۱)

بہرِ امام عسکریؑ اے خالقِ انام — دنیا کے رنج دور ہوں اور دل ہو شادکام
حاصل ہو مجھ کو دولت و اقبال و احتشام — اعدائے دیں ذلیل رہیں خلق میں مدام
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۲۲)

یارب ہمارے مہدیؑ ہادی جو ہیں امام — دینِ نبیؐ کا جن سے کہ ہو ویگا احترام
جو مشرکوں سے دنیا میں لیویں گے انتقام — سوگند ان کی دیتا ہوں اے ربِّ خاص و عام
سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

(۲۳)

بہرِ سکینہؑ بانوئے دلگیر اے خدا — دکھلا دے جلد مرقدِ سلطانِ کربلا
مارا گیا جو تیر سے اصغرؑ سا مہ لقا — تیری جناب میں ہے یہ مہدیؑ کی التجا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

فریادی نوحہ

یا صاحبُ الزّماں مری امداد کو آؤ — فریاد کو پہونچو
اے حجّتِ حق جلوۂ پُر نور دکھاؤ — فریاد کو پہونچو
سب حال مرا آپ پہ روشن ہے سراسر — رہتی ہوں میں مضطر
للّٰہ مدد کرنے میں وقفہ نہ لگاؤ — فریاد کو پہونچو
کر دیجئے میرے مرضِ غم کا مداوا — اے میرے مسیحا
دُنیا کی پریشانیوں سے مجھ کو بچاؤ — فریاد کو پہونچو
اے مہدیِ دیں آؤ مصیبت کی گھڑی ہے — مشکل یہ پڑی ہے
تم اپنی کنیزوں کو مصیبت سے بچاؤ — فریاد کو پہونچو
اب ظالموں کے ظلم تو جھیلے نہ جائیں گے — کب آپ آئیں گے
فریاد ہے فریاد مدد کرنے کو آؤ — فریاد کو پہونچو

تم چاہو تو ہو جائیں ابھی مشکلیں آساں اے قوّتِ ایماں
اِس خادمہ کو رنج و مصیبت سے بچاؤ — فریاد کو پہونچو
آقا تمہیں اکبرؑ کی اور اصغرؑ کی قسم ہے — اب ہم پہ ستم ہے
دشمن پہ مرے تیغ کی بجلی کو گراؤ — فریاد کو پہونچو
دشمن ہیں بہت اور مرا حال ہے ابتر — فرزندِ پیمبرؐ
بگڑی ہوئی تقدیر کو اب جلد بناؤ — فریاد کو پہونچو
دِن رات غم و رنج میں رہتی ہوں میں مضطر اے دلبرِ حیدرؑ
للّٰہ یہ اعجاز مدد کرنے کو آؤ — فریاد کو پہونچو

مقبول مُناجات

ہمنامِ ذُوالجلال کی توقیر کی قسم — سبطِ نبیؐ سے تابعِ تقدیر کی قسم
محبوبِ کردگار کی تصویر کی قسم — تم کو ربابؑ زار کے بے شیر کی قسم
راحت ہو قلبِ فاتحِ بدر و حُنین کی — تم سے قوی تھی پُشت شہِ مشرقین کی
امداد کی تھی فاطمہؑ کے نورِ عین کی — غربت میں تم نے کی تھی رفاقت حسینؑ کی

امداد کیجے عابدؑ دلگیر کی قسم
عبّاسؑ آپ کو سرِ شبّیرؑ کی قسم

دی تھی صدا حسینؑ نے امداد کے لئے — اٹھتے ہیں میرے ہاتھ بھی فریاد کے لئے
تم نے بھی بگڑے خلق کے اکثر بنائے کام — صدقہ نبیؐ کے لال کا آؤ ہمارے کام
جو آپ چاہیں حشر تک دیں قبول ہو — صدقے میں آپ کے مرا مطلب حصول ہو
کس کو میں اپنے حال کا درد آشنا کہوں — کس سے بھلا میں جا کے تمہارے سوا کہوں

امداد کیجے عابدؑ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سر شبیرؑ کی قسم

مجھ کو ہے دو جہاں میں تمہارا ہی آسرا — جاؤں کہاں میں چھوڑ کے در آپ کا بھلا
اے زور بازوئے شہِ ابرار المدد — اے فوج شاہِ دیں کے علمدار المدد
اے ابنِ دستِ ایزدِ غفار المدد — اے شاہِ کربلا کے مددگار المدد
خاتونِ دو جہاں کی مصیبت کا واسطہ — سلطان بے وطن کی شہادت کا واسطہ

امداد کیجے عابدؑ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سر شبیرؑ کی قسم

حیدرؑ کے زخم فرق مطہر کا واسطہ — زہراؑ کے زرد پہلوئے اطہر کا واسطہ
لختِ دلِ مبارک شبرؑ کا واسطہ — تم کو حسینؑ کے تنِ بے سر کا واسطہ
دیجے اماں جوانیٔ اکبرؑ کا واسطہ — کام آؤ شیر خوار علی اصغرؑ کا واسطہ
دو داد صبر عابدؑ مضطر کا واسطہ — زینبؑ کے سر کے بالوں کا چادر کا واسطہ

امداد کیجے عابدؑ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سر شبیرؑ کی قسم

کام آؤ ذاتِ اقدسِ احمدؐ کا واسطہ — بھائی کا ماں کا باپ کا اور جد کا واسطہ
تم کو حسنؑ کی دریا سجدہ کا واسطہ — قاسمؑ کا اور عونؑ و محمدؑ کا واسطہ

دیتا ہوں واسطہ میں تمہیں حق شناس کا — فرماؤ رحم صدقہ سکینہؑ کی پیاس کا
بیکس جو گھٹ کے مر گئی زنداں میں نیم جاں — اس بے خطا کے صدقے میں دو غم سے اب اماں

امداد کیجے عابدؑ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سر شبیرؑ کی قسم

✱

مناجات

بارگاہِ ابوالفضل العباسؑ

(مجرّب عملیہ)

(۱)

اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہِ الم ہے — اور چرخ بھی ہر لحظہ مرے درپئے غم ہے
افلاک کی گردش سے مرا ناک میں دم ہے — میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحرِ کرم ہے

حل کیجے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباسؑ علی تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۲)

گردش سے زمانے کی مرا حال ہے تغیر — ذلت مجھے دکھلاتا ہے ہر دم فلکِ پیر
محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توقیر — فریاد ہے فریاد ہے اے بازوئے شبیرؑ

حل کیجے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباسؑ علی تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۳)

اس وقت میں ہوئیگا مرا کون خبردار — مونس ہے نہ ہمدم نہ کوئی یار و غم خوار
آقا مرے اب کس سے کروں رو کے دل زار — سن لیجئے اب بہر خدا میری گفتار

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۴)

احوال مرا آپ پہ روشن ہے سراسر — دن رات غم و رنج میں رہتا ہے مضطر
جس دکھ سے ہوا ہوں میں اسیر و ستم زد — وہ رنج کرو دور تم از بہر پیمبر

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۵)

ہر لحظہ ستاتا ہے یہ چرخ ستم ایجاد — جو دیکھے مجھے رنج میں ہوتا ہے بہت شاد
یا حضرت عباسؑ مری کیجئے امداد — فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے فریاد

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۶)

اب واسطہ دیتا ہوں تمہیں شیر خدا کا — سن لیجئے صدقہ حسنؑ سبز قبا کا
بعد اس کے جو میدان ستم میں مرا پیاسا — صدقہ اسی مظلوم کا اور زین العبا کا

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۷)

پھر باقرؑ و جعفرؑ کی قسم دیتا ہوں شاہا — اور موسیٰ کاظمؑ کا دلاتا ہوں میں صدقہ
اب بہر رضاؑ حل کرو مشکل مری مولا — مر جاؤنگا گر دیر کی اے میرے مسیحا

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۸)

از بہر تقیؑ رحم کرو حال پہ میرے — بہر نقیؑ بر دو مراد دیرینہ کیجے
اور عسکریؑ کے واسطے مہدیؑ کے کرم سے — اے ثانی جعفرؑ ترے دلدادوں کے صدقے

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۹)

بن آپ کے کونین میں کوئی نہیں یاور — بے چارہ اگر غیر ہے سائل ہو یہ مضطر
برگشتہ زمانہ ہے کہوں کس سے میں جا کر — اب جد خدا کے لئے ابن شہ صفدر

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۱۰)

عباسؑ علمدار تری شان کے قرباں — کیا عرض کروں کہتا ہوں ناچار و پریشاں
حل کر دے مرے عقدۂ مشکل تو ابھی ہاں — از بہر بتولؑ اے شہ مرداں کے دل و جاں

حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۱۱)

عباسؑ علیؑ، قاسمؑ و اکبرؑ کیلئے آب — اور عونؑ محمدؑ کے اور اصغرؑ کیلئے آب
حرؑ کیلئے اور مسلمؑ و پسر کیلئے آب — ہاں جلد حبیبؑ ابن مظاہر کیلئے آب

حل کیجئے مشکل مری اب تک میں غم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۱۲)

دو ٹکڑے کیا حیدرِ کرار نے اژدر — طفلی میں تبھی حق نے کیا حیدرِ صفدر
سلمان کو چھڑا شیر سے کاٹا سرِ عنتر — تم ان کے پسر ہو میں غلامِ شہِ قنبر

حل کیجئے مشکل مری اب تک میں غم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

(۱۳)

ہو دل سے ثنا خواں تمہیں آ کے مرے مولا — میں تم پہ فدا صدقے یہ گھر بار ہے سارا
بہر حسنینؑ و نبیؐ و سیدہ زہراؑ — ہو عرض یہ مقبول مری اے شہِ والا

حل کیجئے مشکل مری اب تک میں غم ہو
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

باب الزیارات

ضروری نوٹ

زیارت مبسوطہ جو زیارت حضرت امام حسینؑ، شہزادہ علی اکبرؑ اور سائر شہداء پر مشتمل ہے۔ خصوصیت سے شب جمعہ اور روز جمعہ پڑھنا بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ زیارت مبسوطہ و زیارت جامعہ کے بعد دو رکعت نماز زیارت مثل نماز فجر بقصد قربت بجا لائیں۔ بعد ختم نماز دینی و دنیاوی مقاصد کے لیے دعائیں طلب کی جائیں، انشاء اللہ قبول ہوں گی۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ (الحسین) سلام ہو

عَلَیْکَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ

آپ پر اے فرزند رسول اللہ سلام ہو آپ سب پر اور

رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارتِ مبسوطہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَۃِ اللّٰہِ

سلام ہو آپ پر اے وارث آدم صفی اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

سلام ہو آپ پر اے وارث نوح نبی اللہ سلام ہو آپ پر

یَا وَارِثَ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ

اے وارث ابراہیم خلیل اللہ سلام ہو آپ پر اے وارث

مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ عِیْسٰی

موسیٰ کلیم اللہ سلام ہو آپ پر اے وارث عیسیٰ

رُوْحِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ

روح اللہ سلام ہو آپ پر اے وارث محمدؐ

حَبِیْبِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

حبیب اللہ سلام ہو آپ پر اے وارث امیر المومنین

وَلِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی

ولی اللہ سلام ہو آپ پر اے فرزند محمد مصطفیٰ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند علی مرتضیٰ سلام ہو آپ پر

یَا بْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ

اے فرزند فاطمہ زہراؑ سلام ہو آپ پر اے فرزند

خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ

خدیجۃ الکبریٰ سلام ہو آپ پر اے وہ شہید جس کے

وَابْنَ ثَارِہٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ اَشْھَدُ اَنَّکَ

خوں بہا کا طالب اللہ ہے اور اس شہید کے فرزند جس کے خوں بہا کا طالب اللہ ہے اور وہ قتیل جس کے مقتول

قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتَ الزَّکٰوۃَ وَاَمَرْتَ

اعزہ و اقرباء کا بدلہ نہ لیا جاسکا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ ادا

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَیْتَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاَطَعْتَ

کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا اور اطاعت کی آپ نے

اللهَ وَرَسُولَهُ حَتّٰى اَتٰاكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ

اللہ اور اس کے رسول کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے پس لعنت ہو

اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ

اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ پر

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ

ظلم روا رکھا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ کے قتل اور ظلم کو سنا اور اس پر راضی

بِهٖ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ

ہوا اے میرے آقا اے ابو عبداللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ

كُنْتَ نُوْرًا فِى الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ

نور تھے بلند اصلاب میں اور ارحام

الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا

پاکیزہ میں جاہلیت کی نجاست نے آپ کو مس بھی نہیں کیا۔

وَلَمْ تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَ

اور نہ اس کا ناپاک لباس آپ پر سایہ ڈال سکا اور

اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ

اور مومنین کے سردار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام مقدس، متقی،

الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ الْهَادِى الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ

پاک و صاف ہدایت کا سرچشمہ ہدایت یافتہ (صاحب الہام) ہیں اور میں گواہی

اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى

دیتا ہوں کہ آپ کی نسل سے ائمہ وسیلہ راہ تقوی

وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ

اور نشان ہدایت دین کی مضبوط رسی اور حجت خدا ہیں

عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا وَاُشْهِدُ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ

اہل دنیا پر اور میں گواہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے ملائکہ

وَاَنْبِيَائَهُ وَرُسُلَهُ اَنِّىْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ

اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کو کہ میں آپ پر اور آپ کی رجعت پر

بِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِىْ وَخَوَاتِيْمِ

ایمان رکھتا ہوں اور اپنے دین کے احکام اور اپنے عمل کے انجام کا یقین رکھتا

عَمَلِىْ وَقَلْبِىْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِىْ لِاَمْرِكُمْ

ہوں اور میں اپنے دل سے آپ کا ہمنوا ہوں اور بھلائی چاہنے والا ہوں اور آپ کے

مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ

تابع ہوں اور آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور آپ کے روحوں پر بھی اور

وَعَلٰى اَجْسَادِكُمْ وَعَلٰى اَجْسَامِكُمْ وَعَلٰى

آپ کے اجساد پر اور آپ کے اجسام پر اور آپ کے

شَاهِدِكُمْ وَعَلٰى غَائِبِكُمْ وَعَلٰى ظَاهِرِكُمْ

شاہد (حاضر) پر اور آپ سب کے غائب پر اور آپ سب کے ظاہر پر

وَعَلٰى بَاطِنِكُمْ

اور آپ سب کے پوشیدہ پر

زیارت حضرت علی اکبرؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول خدا سلام ہو آپ پر

يَا بْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اے فرزند نبی اللہ سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنین

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے فرزند حسین شہید سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ وَابْنُ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ

آپ پر اے شہید اور اے شہید کے فرزند سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَظْلُوْمُ وَابْنُ الْمَظْلُوْمِ لَعَنَ

آپ پر اے مظلوم اور بیٹے مظلوم کے۔ اللہ کی لعنت ہو

اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً ظَلَمَتْكَ

اس گروہ پر کہ جس نے آپ کو قتل کیا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر کہ جس نے آپ پر ظلم کیا

وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ

اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر کہ جس نے جو آپ کے قتل و ظلم کو سنکر اس پر راضی ہو۔

زیارت سائر شہداء کربلا علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ وَاَحِبَّآءَهٗ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ سب پر اے اللہ کے دوستو اور اس کے پیارو! سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَصْفِيَاءَ اللّٰهِ وَاَوِدَّاءَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

آپ سب پر اے اللہ کے منتخب بندو اور اس کے خاص بندو! سلام ہو آپ سب پر

يَا اَنْصَارَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ رَسُوْلِ

اے دین خدا کے مددگارو! سلام ہو آپ سب پر اے رسول خدا کے مددگارو

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ سب پر اے امیر المومنین کی مدد کرنیوالو! سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ

آپ سب پر اے فاطمہ زہرا عالمین کی عورتوں کی

الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ مُحَمَّدِ

سردار کے مددگارو! سلام ہو آپ سب پر اے ابو محمد حضرت حسن بن علی ولی

الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ الْوَلِيِّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ الْاَمِيْنِ

زکی و ناصح امانت کے خیر خواہ کے مددگارو!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَنْصَارَ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ

سلام ہو آپ سب پر اے ابوعبداللہ الحسین کے مددگارو!

بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِيْ

میرے باپ اور ماں آپ سب پر فدا ہوں اور سب کے سب پاکیزہ ہوگئے وہ زمین

فِيْهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيْمًا فَيَا لَيْتَنِيْ

جس میں آپ مدفون ہیں پاکیزہ ہوگئی اور سب بلند درجات پر پہنچ گئے اے کاش میں بھی

كُنْتُ مَعَكُمْ فَاَفُوْزَ مَعَكُمْ ۝

آپ سب کے ساتھ ہوتا تو بلند درجات پر فائز ہوتا۔

زیارت حضرت رسولِ خدا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی! سلام ہو آپ پر

يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ اَلسَّلَامُ

اے اللہ کے رسول! سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بَاعِثَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے راہِ ہدایت! سلام ہو آپ پر

يَا حَبِيْبَ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے اللہ کے حبیب! سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت فاطمہ زہراء

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

سلام ہو آپ پر اے دختر رسول اللہ! سلام ہو آپ پر

يَا بِنْتَ اَفْضَلِ اَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ

اے دختر اس کی جو تمام انبیاء اور اس کے رسولوں اور ملائکہ سے افضل ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

سلام ہو آپ پر اے عالمین کی مستورات کی سردار!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے زوجہ ولی اللہ سلام ہو

عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ

آپ پر اے مادر گرامی امام حسن و امام حسین جو کہ سردار ہیں

شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا

جنتی جوانوں کے سلام ہو آپ پر اے

الصِّدِّيْقَةُ الشَّهِيْدَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا

صدیقہ شہیدہ سلام ہو آپ پر اے وہ ذات جو اللہ سے

الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا

ہر بات پر راضی ہے اور جس سے وہ راضی ہے سلام ہو آپ پر اے وہ جو

اَلْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ

فاضلہ اور پاکیزہ رہیں۔ سلام ہو آپ پر اے متقیہ (پرہیزگار)

النَّقِيَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ

پاک و پاکیزہ سلام ہو آپ پر اے وہ عالمہ جو حدیثیں بیان کرتی ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمَغْصُوْبَةُ الْمَظْلُوْمَةُ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے وہ مظلومہ جس پر لوگوں نے غضب ڈھایا گیا سلام ہو

عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ

آپ پر اے فاطمہؑ بنتِ رسول اللہؐ اور آپ پر اللہ کی رحمت

اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ •

نازل ہو اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے مومنوں کے امیر سلام ہو آپ پر اے

حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

اللہ کے حبیب (دوست) سلام ہو آپ پر اے اللہ کے برگزیدہ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ

آپ پر اے اللہ کے دوست سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے ہدایتوں کے پیشوا سلام ہو آپ پر اے

عَلَمَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقِيُّ

تقویٰ و پرہیزگاری کے علم (نشان) سلام ہو آپ پر اے وصی نیکوکار متقی

النَّقِيُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

پاکیزہ و وفادار سلام ہو آپ پر اے ابوالحسن والحسین (ابوالحسنین)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمُوْدَ الدِّيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون سلام ہو آپ پر اے

سَيِّدَ الْوَصِيِّيْنَ وَاَمِيْنَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ

اوصیاء کے سردار! اور پروردگار عالمین کے امین سلام ہو

عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلٰى ضَجِيْعَيْكَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّ

آپ پر اے میرے آقا اور ان دونوں (آدمؑ و نوحؑ) پر جو آپ کے ساتھ ہیں

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

مدفون ہیں۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ

سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ (الحسین) سلام ہو آپ پر اور

عَلٰى جَدِّكَ وَأَبِيكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ

آپ کے نانا پر اور آپ کے پدر بزرگوار پر، سلام ہو آپ پر اور آپ کی مادر گرامی

وَأَخِيكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ بَنِيكَ

پر اور آپ کے بھائی پر سلام ہو آپ پر اور تمام ائمہ پر جو آپ کی اولاد میں ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الدَّمْعَةِ السَّاكِبَةِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے مسلسل رونے والے سلام

عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصِيبَةِ الرَّاتِبَةِ لَقَدْ أَصْبَحَ

ہو آپ پر اے مسلسل مصائب برداشت کرنے والے بیشک آپ کے بارے میں

كِتَابُ اللهِ فِيكَ مَهْجُورًا وَرَسُولُ اللهِ فِيكَ

دشمنوں نے اللہ کی کتاب کی بات سے انکار کیا اور رسول اللہ کو داد خواہ بنایا۔

مَوْتُورًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ •

سلام ہو آپ پر اور رحمت نازل ہو اللہ کی و برکتیں بھی۔

زیارت حضرت عباس علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنین سلام ہو آپ پر

أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ أَشْهَدُ

اے بندۂ صالح (نہایت ہی نیک) جس نے خدا و رسولؐ کیلئے اطاعت کی میں گواہ ہوں

أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ حَتّٰى

بیشک آپ نے دشمنانِ خدا سے جنگ کی اور خیر خواہی کی اور صبر کیا (مصائب پر)

أَتَاكَ الْيَقِينُ لَعَنَ اللهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنَ

تا اینکہ آپ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ لعنت ہو اللہ کی ظالموں پر جنہوں نے آپ سب

الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَأَلْحَقَهُمْ بِدَرْكِ الْجَحِيمِ •

پر ظلم کیا خواہ وہ اولین امت میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔ اے اللہ ان ظالموں کو جہنم رسید کر

زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے ولی اور فرزند ولی اللہ سلام ہو آپ پر

يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ

اے اللہ کی حجت اور فرزند حجت اللہ سلام ہو آپ پر اے برگزیدۂ خدا

اللهِ وَابْنَ صَفِيِّهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللهِ وَ

اور فرزند برگزیدہ کے۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے امانت دار اور

ابْنَ أَمِينِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللهِ فِي ظُلُمَاتِ

اللہ کے امین کے فرزند، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نور زمین کے اندھیروں

الْأَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

میں، سلام ہو آپ پر اے ہدایت کے امام سلام ہو آپ پر

يَا عَلَمَ الدِّيْنِ وَالتُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ

اے دین و تقویٰ کے علم (نشان) سلام ہو آپ پر اے علم انبیاء کے خزانہ دار

النَّبِيِّيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ

(وارث) سلام ہو آپ پر اے علم مرسلین کے خزانہ دار (وارث) سلام ہو

عَلَيْكَ يَا نَائِبَ الْاَوْصِيَآءِ السَّابِقِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے اوصیاء سابق (گذشتہ) کے نائب سلام ہو آپ پر

يَا مَعْدِنَ الْوَحْيِ الْمُبِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ

اے معدن وحیٔ ظاہر سلام ہو آپ پر اے مالک

الْعِلْمِ الْيَقِيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْبَةَ عِلْمِ

علم یقین سلام ہو آپ پر اے علم مرسلین کے راز جاننے والے

الْمُرْسَلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الصَّالِحُ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے نیک و صالح امام سلام ہو

عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الزَّاهِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ

آپ پر اے زہد و تقویٰ والے امام سلام ہو آپ پر اے امام

الْعَابِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ السَّيِّدُ الرَّشِيْدُ

عابد سلام ہو آپ پر اے امام سید و سردار ہدایت والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَقْتُوْلُ الشَّهِيْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے قتل ہونے والے شہید سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنَ وَصِيِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے فرزندِ رسول اللہ اور فرزندِ وصیِ رسول اللہ سلام ہو آپ پر

يَا مَوْلَايَ مُوْسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اے میرے آقا موسیٰ ابن جعفر اور اللہ کی رحمت نازل ہو آپ پر اور برکتیں بھی۔

زیارت حضرت امام علی الرضاؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِيْنَ

سلام ہو آپ پر اے سب سے زیادہ غریب الوطن (وطن سے دور) سلام ہو آپ پر اے مددگار

الضُّعَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَمْسَ الشُّمُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

کمزور و ناتوانوں کے۔ سلام ہو آپ پر اے مرکزِ انوار (آفتابوں کے آفتاب) سلام ہو آپ پر

يَا اَنِيْسَ النُّفُوْسِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمَدْفُوْنُ

اے دل شکستہ کے تسلی دینے والے۔ سلام ہو آپ پر اے شہر طوس کی زمین پر دفن کیے

بِاَرْضِ طُوْسٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُغِيْثَ الشِّيْعَةِ

جانے والے سلام ہو آپ پر اے شیعوں اور زواروں کے

وَالزُّوَّارِ فِيْ يَوْمِ الْجَزَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ

پشت پناہ (مغیث) روز جزاء (قیامت میں شفاعت کرنے والے) سلام ہو آپ پر اے شہنشاہ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ

عرب و عجم سلام ہو آپ پر اے ابوالحسن علی

ابْنِ مُوسَى الرِّضَا وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

ابن موسیٰ رضا اور رحمت ہو اللہ کی آپ اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت امام زمانہؑ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ

سلام ہو آپ پر اے مالکِ زمان و مکان سلام ہو آپ پر اے خلیفۂ (خدا)

الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرَ الْإِيمَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقُرْآنِ

رحمٰن سلام ہو آپ پر اے سراپا ایمان۔ سلام ہو آپ پر اے قرآن کے ساتھی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ زَمَانِنَا هٰذَا عَجَّلَ اللهُ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللهُ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے اس زمانہ کے امام اللہ تعالیٰ جلد از جلد آپ کا ظہور فرمائے اور آپ کے

مَخْرَجَكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ ہر زیارت کے بعد

خروج میں آسانی مہیا فرمائے سلام ہو آپ پر اور رحمت خدا نازل ہو اور اس کی برکتیں بھی۔

یہ دعا پڑھیں: **دُعا برائے استجابتِ حاجات**

يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ تَشْهَدُ مَقَامِي وَتَسْمَعُ

اے ابو عبد اللہ (حسینؑ) میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ میں یہاں ہوں اور

كَلَامِي وَأَنَّكَ حَيٌّ عِنْدَ رَبِّكَ تُرْزَقُ فَاسْأَلْ رَبَّكَ وَرَبِّي فِي قَضَاءِ حَوَائِجِي

آپ میری عرض سماعت فرما رہے ہیں اور بیشک آپ زندہ ہیں اور اللہ سے روزی پا رہے ہیں پس آپ اپنے اور میرے پروردگار سے میری حوائج کے لیے دعا فرمائیں